عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام انبیائے بنی اسرائیل میں آخری نبی اور رسول ہیں، آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے، مریم بنت عمران علیہا السلام کے بیٹے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ کی آمد ہوئی اور آپ نے اپنے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری اپنی امت کو سنائی۔

یہود و نصاری آپ کے متعلق بالترتیب افراط و تفریط کا شکار ہوئے ہیں اور انہوں نے آپ کے تئیں جھوٹے عقائد اپنے مذہب میں شامل کر لئے ہیں، نصرانیوں کے مطابق تو آپ الٰہ ہیں اور نصرانیوں ہی کے ایک گروہ نے آپ کو اللہ کا بیٹا قرار دے رکھا ہے، جب کہ یہود اپنی خصلت بد سے مجبور ہو کر مذبوحی حرکات پر اتر آئے، انہوں نے آپ کی والدہ سیدہ مریم بنت عمران علیہا السلام پر جھوٹی تہمتیں رکھیں، پھر انہوں نے یہ عقیدہ پال لیا کہ ہم نے عیسی علیہ السلام کو پھانسی پر چڑھا دیا تھا۔

مشہور سنی امام محدث و مفسر ابن جریر طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا خَبَرٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُهُ احْتِجَاجًا لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فِرَقِ النَّصَارٰى فِي قَوْلِهِمْ فِي الْمَسِيحِ. يَقُولُ مُكَذِّبًا لِلْيَعْقُوبِيَّةِ فِي قِيلِهِمْ : هُوَ اللّٰهُ، وَالْآخَرِينَ فِي قِيلِهِمْ : هُوَ ابْنُ اللّٰهِ، لَيْسَ الْقَوْلُ كَمَا قَالَ هٰؤُلَاءِ الْكَفَرَةُ فِي الْمَسِيحِ، وَلٰكِنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ وَلَدَتْهُ وِلَادَةَ الْأُمَّهَاتِ أَبْنَاءَ هُنَّ،

وَذٰلِكَ مِنْ صِفَةِ الْبَشَرِ لَا مِنْ صِفَةِ خَالِقِ الْبَشَرِ، وَإِنَّمَا هُوَ لِلّٰهِ رَسُولٌ كَسَائِرِ رُسُلِهِ الَّذِينَ كَانُوا قَبْلَهُ فَمَضَوْا وَخَلَوْا، أَجْرٰى عَلٰى يَدِهِ مَا شَاءَ أَنْ يُجْرِيَهُ عَلَيْهَا مِنَ الْآيَاتِ وَالْعِبَرِ حُجَّةً لَهُ عَلٰى صِدْقِهِ وَعَلٰى أَنَّهُ لِلَّهِ رَسُولٌ إِلٰى مَنْ أَرْسَلَهُ إِلَيْهِ مِنْ خَلْقِهِ كَمَا أَجْرٰى عَلٰى أَيْدِي مَنْ قَبْلَهُ مِنَ الرُّسُلِ مِنَ الْآيَاتِ وَالْعِبَرِ حُجَّةً لَهُمْ عَلٰى حَقِيقَةِ صِدْقِهِمْ فِي أَنَّهُمْ لِلّٰهِ رُسُلٌ.

''یہ اللہ کی طرف سے خبر ہے، جس میں نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ کو نبی کریم ﷺ کی طرف سے جواب دیا جا رہا ہے، جو اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام ''اللہ'' ہیں، اسی طرح ایک دوسرے فرقے کا جواب ہے، جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، بات اس طرح نہیں ہے، جس طرح یہ کافر لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتے ہیں، بلکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، مریم علیہا السلام کے بیٹے ہیں، ان کی ولادت اسی طرح ہوئی ہے، جس طرح مائیں بیٹوں کو جنم دیتی ہیں، پیدا ہونا بشر کی صفت ہے، خالق کی صفت نہیں ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک رسول ہیں، بالکل اس طرح جس طرح دیگر رسول گزرے ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں بھی اپنے نبوت کی سچائی ثابت کرنے کے لیے اسی طرح معجزات وقوع پذیر ہوئے، جس طرح دیگر انبیا کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوئے، تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔''

(تفسیر الطّبري: 582/8، هجر)

اسلام نے یہود و نصاری کے عقائد کا جھول واضح کیا ہے اور دنیا کو یہ حقیقت کھلے

لفظوں میں بتائی ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نہ تو الٰہ ہیں اور نہ اللہ کے بیٹے ہیں اور نہ آپ کی والدہ مکرمہ چھنال قسم کی عورت تھیں، نعوذ باللہ!

وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور آپ کی ماں پاکیزہ طیبہ اور طاہرہ خاتون ہیں، آپ کی پیدائش معجزانہ طریق پر ہوئی اور پھر آپ کو پھانسی بھی نہیں دی گئی، بلکہ زندہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق یہ خوشخبری سنائی کہ وہ قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے، دجال کو قتل کریں گے، اس امت کے اعزاز میں اس امت کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے، اسلام غالب ہوگا، پھر آپ اپنی زندگی کے ماہ وسال مکمل کریں گے، طبعی وفات پائیں گے، البتہ آپ کی قبر کے متعلق صحیح سند سے کچھ معلوم نہیں ہوسکا کہ کہاں بنے گی۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان کئے گئے مذکورہ بالا حقائق قرآن وحدیث میں صراحت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں اوران پر امت متفق رہی ہے۔

البتہ دور قریب کے مستشرقین، متجددین، منکرین حدیث اور ایک کذاب متنبّی اور اس کے پیروکاروں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے انکار کیا ہے، اس پر انہوں نے تلبیسات کا سہارا لے کر دلائل میں تحریف کی ہے اور صریح نصوص سے انکار کے مرتکب ہوئے ہیں، ہم اس مضمون میں ان تمام گروہوں کے دلائل کا جائزہ لیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے اور آپ کے نزول کے متعلق قرآن وحدیث اور اجماع امت پیش کریں گے، تاآنکہ جھوٹے کا جھوٹ واضح ہوجائے اور حق سچ نتھر کر سامنے آجائے۔

نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام پر قرآنی دلائل:

قرآن کریم میں یہ مضمون مختلف طریقوں سے بیان ہوا ہے اور اس کے لئے الگ

الگ اسالیب اپنائے گئے ہیں، جن کو سیاق وسباق سے بھی سمجھا جا سکتا ہے اور سلف امت کی تفاسیر نے بھی ان کو کھول کر بیان کر دیا ہے، فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا

① ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ، وَّلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾

(الزخرف: 61-62)

''(اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ) یقیناً عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں، اس کے وقوع میں شک نہ کرو، میرا اتباع کرو، یہی سیدھا راستہ ہے، کہیں شیطان تمہیں اس راستے سے نہ روک دے، یہ تمہارا واضح دشمن ہے۔''

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہیں:

خُرُوجُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''اس سے مراد قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا خروج ہے۔''

(صحيح ابن حبان: 6878، مسند الإمام أحمد: 318/1، المستدرك للحاكم: 254/2، ح 3003، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ اس کے راوی ابورزین اور ابویحییٰ مصدع کو حافظ ابنِ حجر نے ثقہ قرار دیا ہے۔

(موافق الخبر الخبر: 174/2)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾(الزخرف: 61)، قَالَ: هُوَ خُرُوجُ عِيسَى

ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''وہ قیامت کی نشانی ہیں۔'' اس کی تفسیر قیامت سے قبل عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول ہے۔''

(مسند الإمام أحمد :317/1، معجم الطبراني الكبير : 12740، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6817) نے صحیح، امام حاکم رحمہ اللہ (254/2) نے صحیح الاسناد اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

(لباب النّقول ص 189)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1250ھ) لکھتے ہیں:

وَرَدَتْ بِذٰلِكَ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ .

''نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں۔''

(فتح القدير :616/1)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ .

''اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔''

(تفسير الطّبري : 632/20، وسندہٗ حسنٌ، هجر)

امام قتادہ رحمہ اللہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ .

''عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔''

(تفسير الطّبري : 633/20، وسندهٗ حسنٌ، هجر)

اسماعیل بن ابی کریمہ المعروف بہ ''السدی'' اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''یہاں سے مراد قیامت سے قبل عیسیٰ علیہ السلام کا خروج (ظہور ونزول) ہے۔''

(تفسير الطّبري : 633/20، وسندهٗ حسنٌ، هجر)

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالُوا : مَعْنَى الْكَلَامِ ؛ وَإِنَّ عِيسٰى ظُهُورُهٗ عِلْمٌ يُعْلَمُ بِهٖ مَجِيءُ السَّاعَةِ، لِأَنَّ ظُهُورَهٗ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَنُزُولُهٗ إِلَى الْأَرْضِ دَلِيلٌ عَلَى فَنَاءِ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالِ الْآخِرَةِ .

''مفسرین نے اس آیت کا معنی یوں بیان کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ایک نشانی ہے، جس کے ذریعہ قیامت کی آمد کے متعلق معلوم ہوگا، کیونکہ ان کا ظہور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور آپ کا زمین پر نازل ہونا دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے آپہنچنے کی دلیل ہے۔''

(تفسير الطّبري : 631/20، هجر)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) اس آیت میں وَإِنَّهٗ کی ضمیر کے مرجع کے بارے میں لکھتے ہیں:

بَلِ الصَّحِيحُ أَنَّهٗ عَائِدٌ عَلٰى عِيسٰى، فَإِنَّ السِّيَاقَ فِي ذِكْرِهٖ، ثُمَّ الْمُرَادُ بِذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ یہ ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے، کیونکہ سیاق

میں آپ ہی کا ذکر ہے، پھر اس سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے قبل نزول ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 530/5)

اس مفہوم وتفسیر کی تائید احادیث صحیحہ سے بھی ہوئی ہے، مثلاً؛

① سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، آپ نے پوچھا: کیا مذاکرہ چل رہا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا: قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ ؛ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ .

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسی ابن مریم علیہما السلام کا نزول، یاجوج ماجوج کا خروج، تین مقامات سے خسف (زمین کا نیچے دھنس جانا)، مشرق کا خسف، مغرب کا خسف، جزیرہ عرب کا خسف اور ان سب سے آخری نشانی یہ ہے کہ یمن سے آگ نکلے گی، جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانک لائے گی۔''

(صحیح مسلم :2901)

یہ حدیث نص ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي الْأَرْضِ حَكَمًا عَدْلًا، وَّقَاضِيًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَالْقِرْدَ، وَتُوضَعُ الْجِزْيَةُ، وَتَكُونُ السَّجْدَةُ كُلُّهَا وَاحِدَةً لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی، جب تک عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام زمین پر امامِ عادل اور قاضی منصف کی حیثیت نہ اتر جائیں، آپ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر اور بندر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیا جائے گا اور سجدہ صرف اللہ رب العالمین کو ہی ہو گا۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : 1342، وسندہٗ حسنٌ)

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو لَا بَأْسَ بِہٖ کہا ہے۔

(فتح الباري : 6/491)

ان دو احادیث سے آیت کریمہ کا مطلب واضح ہو جاتا ہے، اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابی رسول، ترجمانِ قرآن سیدنا ابنِ عباس، امام قتادہ تابعی اور امام سدی کی تصریحات تو سونے پہ سہاگہ ہیں۔

② اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿بِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا، وَقَوْلِهِمْ إِنَّا

قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا، بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا، وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ .

(النساء : 156-159)

''یہ سزا ان کے کفر کے باعث اور مریم (علیہا السلام) پر بہت بڑے بہتان باندھنے کے باعث اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسی ابن مریم کو قتل کر دیا ہے، حالانکہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو قتل نہیں کیا، نہ ہی وہ آپ کو سولی دے سکے ہیں، بلکہ ان کو شبہ ڈال دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے اس پھانسی کے واقعہ میں اختلاف کیا ہے، وہ لوگ شک میں مبتلا ہیں، ان کو کوئی علم نہیں، سوائے ظن کی پیروی کے، انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے، یقیناً یہود و نصاریٰ عیسیٰ کی وفات سے پہلے آپ پر ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔''

﴿قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ میں ''ہ'' ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں، جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّ يَهُودِيًّا وَقَعَ مِنْ فَوْقِ هٰذَا الْبَيْتِ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يُؤْمِنَ

بِهٖ، يَعْنِي : بِعِيسٰى .

''اگرکوئی یہودی اس گھر کی چھت کے اوپر بھی ہوگا تو عیسی علیہ السلام پر ایمان لانے سے قبل فوت نہ ہوگا۔''

(تفسير الطّبري : 669/7، وسندهٗ صحيحٌ، هجر)

امام عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِعِيسٰى .

''یہودیوں میں سے اس وقت تک کوئی آدمی وفات نہیں پائے گا، جب تک کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئے۔''

(تاريخ دمشق لابن عساكر : 513/47، وسندهٗ حسنٌ)

ثقہ امام، ابورجاء محمد بن یوسف ازدی، امام حسن بصری رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں:

قَبْلَ مَوْتِ عِيسٰى وَاللّٰهِ إِنَّهُ الْآنَ لَحَيٌّ عِنْدَ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ إِذَا نَزَلَ آمَنُوا بِهٖ أَجْمَعُونَ .

''یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے (سب یہودی وعیسائی ان پر ایمان لے آئیں گے)۔ اللہ کی قسم! آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں، لیکن جب آپ نازل ہوں گے، تو لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے۔''

(تفسير الطّبري : 665/7، وسندهٗ صحيحٌ، هجر)

امام ابو مالک، غزوان غفاری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ذٰلِكَ عِنْدَ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ

الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ .

''ایسا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے وقت ہوگا کہ کوئی یہودی وعیسائی باقی نہیں رہے گا مگر آپ پر ایمان لے آئے گا۔''

(تفسير الطّبري : 664/7، وسندہٗ صحيحٌ، هجر)

جویریہ بن بشیر (ثقہ) رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِلْحَسَنِ : يَا أَبَا سَعِيدٍ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾(النساء : 159) قَالَ : قَبْلَ مَوْتِ عِيسٰى إِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ إِلَيْهِ عِيسٰى، وَهُوَ بَاعِثُهٗ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَقَامًا يُؤْمِنُ بِهِ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ .

''میں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ امام حسن بصری رحمہ اللہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کر رہا تھا: ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ (النساء:159) آپ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا ہے اور وہ آپ کو قیامت کے دن ایسے مقام پر پہنچائے گا کہ نیک و بد آپ پر ایمان لے آئیں گے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم :6251، وسندہٗ صحيحٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہی لیتے ہیں۔

(مسائل أحمد برواية ابنه عبد اللّٰه، ص441)

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوْلَى الْأَقْوَالِ بِالصِّحَّةِ وَالصَّوَابِ قَوْلُ مَنْ قَالَ : تَأْوِيلُ ذٰلِكَ :

وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِعِيسٰى قَبْلَ مَوْتِ عِيسٰى .

''زیادہ قرینِ صحت وصواب یہی تفسیر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے تمام اہلِ کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔''

(تفسير الطّبري : 672/7، هجر)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ الصَّحِيحُ . ''یہی قول صحیح ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 413/2)

نیز فرماتے ہیں:

هٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الْحَقُّ . ''یہی قول حق ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 412/2)

حدیثِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اسی معنی ومفہوم کی تائید کرتی ہے۔

(صحيح البخاري : 3448، صحيح مسلم : 155)

③ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَ نَا مِنْ بَشِيرٍ وَّلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَ كُمْ بَشِيرٌ وَّنَذِيرٌ وَّاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (المائدة : 19)

''اے اہلِ کتاب! آپ کے پاس رسولوں کے ایک وقفے کے بعد رسول آیا ہے، جو کھل کر بیان کرتا ہے، یوں نہ کہنا کہ ہمارے پاس کوئی بشیر ونذیر نہیں آیا، بلکہ تمہارے پاس بشیر ونذیر آچکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔''

مشہور لغوی امام زجاج رحمہ اللہ (311ھ) لکھتے ہیں:

﴿عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ﴾ أَيْ عَلَى انْقِطَاعٍ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ بَعْدَ انْقِطَاعِ الرُّسُلِ لِأَنَّ الرُّسُلَ كَانَتْ إِلٰى وَقْتِ رَفْعِ عِيسٰى تَتْرٰى، أَيْ مُتَوَاتِرَةً، يَجِيءُ بَعْضُهَا فِي إِثْرِ بَعْضٍ.

فترہ کا معنی انقطاع ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ رسولوں کے انقطاع کے بعد مبعوث ہوئے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے سے پہلے تک انبیا ایک کے بعد ایک پے در پے آتے رہے۔''

(معاني القرآن وإعرابه: 162/2)

④ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا﴾ (محمد: 4)

''جب تم کفار سے ملو، تو ان کی گردنیں مارو، پھر جب تم کشتوں کے پشتے لگا دو، تو جو زندہ بچ رہیں انہیں قیدی بنا لو، اس کے بعد احسان ہے یا فدیہ، یہاں تک کے جنگ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔''

اس آیت میں ﴿حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا﴾ کے الفاظ پر تدبر کی ضرورت ہے کہ اس سے مراد آخر کیا ہے؟ تو یہ مراد قرآن مجید کے اولین شارح جناب محمد ﷺ نے

بیان کر دی ہے، سیدنا سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ، وَوَضَعُوا السِّلَاحَ، وَقَالُوا : لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ، وَقَالَ : كَذَبُوا الْآنَ، الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ، وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُّقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ، وَيُزِيغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ، وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَحَتّٰى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ، وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ....

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! لوگوں نے گھوڑوں کو بے وقار بنا دیا ہے، ہتھیار رکھ دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب جنگ ختم ہو چکی ہے، لہٰذا جہاد باقی نہیں رہا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ لوگ غلط کہتے ہیں، اب تو جہاد شروع ہوا ہے۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لئے لڑتا رہے گا، خدا تعالیٰ لوگوں کے دل ان کی طرف پھیر دے گا اور وہیں سے ان کو رزق دے گا، آخر قیامت قائم ہو گی اور اللہ کا وعدہ وفا ہو گا۔'' (سنن النسائي :3561، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَيُقَالُ لَهٗ : صَلِّ الصُّبْحَ، فَإِذَا كَبَّرَ وَدَخَلَ نَزَلَ

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا رَآهُ الرَّجُلُ عَرَفَهُ فَيَرْجِعُ فَيَمْشِي الْقَهْقَرٰى فَيَتَقَدَّمُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَيَقُولُ : صَلِّ ....

قَالَ : وَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَّإِمَامًا مُّقْسِطًا، يُدِقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا .

''نماز کی اقامت کہی جا چکی ہوگی، جب وہ (امام) تکبیر کہیں گے اور نماز میں داخل ہو جائیں گے، تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، مہدی انہیں پہچان لیں گے اور پیچھے ہٹنا چاہیں گے، تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے، آپ نماز پڑھائیں......(آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام میری امت میں حاکم عادل اور امام مقسط بن کر نازل ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جنگ ختم ہو جائے گی۔''

(الأحاد والمثاني لابن أبي عاصم : 446/2)

ان دونوں احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے کہ آیت میں جنگ ختم ہونے کا وقت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد سے متعلق ہے، اسلاف امت نے بھی یہی سمجھا ہے؛

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (458ھ) لکھتے ہیں:

يَعْنِي وَاللّٰهُ أَعْلَمُ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ .

''عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے تک، واللہ اعلم!''

(السنن الصّغير : 381/3)

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ﴾(التوبة : 33)
الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيَانِ الْوَاضِحِ، وَدِينِ الْحَقِّ، وَهُوَ الْإِسْلَامُ؛ الَّذِي أَرْسَلَهُ دَاعِيًا خَلْقَهُ إِلَيْهِ ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ﴾ يَقُولُ : لِيُبْطِلَ بِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا، حَتّٰى لَا يَكُونَ دِينٌ سِوَاهُ، وَذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ، فَحِينَئِذٍ تَبْطُلُ الْأَدْيَانُ كُلُّهَا، غَيْرَ دِينِ اللّٰهِ الَّذِي بَعَثَ بِهٖ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَظْهَرُ الْإِسْلَامُ عَلَى الْأَدْيَانِ كُلِّهَا .

''فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ﴾(التوبة : 33)(وہ اللہ ہے، جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث کیا۔) یعنی جس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو واضح بیان اور دین حق یعنی اسلام دے کر مبعوث کیا، آپ اللہ کی مخلوق کو اس دین کی طرف بلاتے ہیں۔ ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ﴾ (تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔) یعنی اس دین سے تمام دوسری ملتوں کو باطل کر دے، یہاں تک کہ اس کے سوا کوئی دین باقی نہ رہے۔ یہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے

وقت ہوگا، جو دجال کو قتل کریں گے۔اس وقت سوائے دین محمدی اسلام کے
تمام ادیان باطل ہو جائیں گے اور اسلام سب دینوں پر غالب آ جائے گا۔‘‘
(تفسير الطبري :320/21، هجر)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور احادیث متواترہ

دین کا دوسرا ماخذ حدیث رسول ہے، جس کو قرآن کی تفسیر، تبیین اور تشریح کہا جاتا

ہے، رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے متعلق اپنی کئی احادیث میں بیان کیا ہے، یہاں تک کہ وہ احادیث تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہیں۔

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ: يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ.

''رسول اللہ ﷺ سے متواتر احادیث مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے، پھر دجال کو قتل کریں گے۔''

(تفسير الطّبري: 291/3)

حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

كُلُّ هٰذِهِ الْأَلْفَاظُ ثَابِتَةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ، وَبَعْضُهَا فِي الْبُخَارِيِّ أَيْضًا، وَالْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ فِيهِ كَثِيرَةٌ جِدًّا، وَكَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُّلَقَّنَ الصِّبْيَانُ أَحَادِيثَ الدَّجَّالِ لِيَتَحَفَّظُوهَا، وَتَتَرَسَّخُ فِي نُفُوسِهِمْ، وَيَتَوَارَثُهَا النَّاسُ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ.

''یہ تمام الفاظ رسول اللہ ﷺ سے صحیح مسلم میں اور بعض بخاری میں ثابت ہیں، اس سلسلہ میں صحیح احادیث کثرت سے موجود ہیں، سلف صالحین بچوں کو دجال کی احادیث حفظ کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے، تاکہ یہ ان کے دلوں میں راسخ ہو جائیں اور آنے والی نسلوں تک پہنچتی رہیں۔''

(تهذيب الأسماء واللّغات: 185/1)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَحَادِيثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَخْبَرَ بِنُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِمَامًا عَادِلًا وَّحَكَمًا مُّقْسِطًا.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث مروی ہیں، جن میں آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ قیامت سے پہلے امامِ عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے آئیں گے۔

(تفسیر ابنِ کثیر: 5/530، 7/236)

نیز فرماتے ہیں:

فَهٰذِهٖ أَحَادِيثُ مُتَوَاتِرَةٌ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ احادیث متواتر ہیں۔''

(تفسیر ابنِ کثیر: 2/423)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

هٰذَا هُوَ الْمَقْصُودُ مِنَ السِّيَاقِ الْإِخْبَارُ بِحَيَاتِهٖ الْآنَ فِي السَّمَاءِ، وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا يَزْعُمُهُ أَهْلُ الْكِتَابِ الْجَهَلَةُ أَنَّهُمْ صَلَبُوهُ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، كَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ.

''حدیث کے سیاق سے یہ خبر دینا مقصود ہے کہ اب عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ

ہیں، جاہل اہل کتاب جو دعوی کرتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دے دی تھی، تو ایسا بالکل نہیں ہوا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اوپر اٹھا لیا تھا، قیامت سے پہلے آپ آسمان سے اتریں گے، جیسا کہ متواتر احادیث بتاتی ہیں۔''

(البداية والنهاية : 218/19، هجر)

علامہ ابو عبد اللہ، محمد بن خلفہ، الابی رحمہ اللہ (828ھ) نقل کرتے ہیں:

لَا بُدَّ مِنْ نُزُولِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَوَاتُرِ الْأَحَادِيثِ بِذٰلِكَ .

''عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی احادیث متواتر ہیں اور وہ ضرور نازل ہوں گے۔''

(شرح الأبي على مسلم :265/1)

علامہ محمد طاہر پٹنی (986ھ) لکھتے ہیں:

يَجِيءُ آخِرَ الزَّمَانِ لِتَوَاتُرِ خَبَرِ النُّزُولِ .

''سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے، کیونکہ آپ کے نزول کے متعلق متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں۔''

(مجمع بحار الأنوار :286/1)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِي نُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَوَاتِرَةٌ .

''نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں۔''

(عون المعبود شرح سنن أبي داود لعظيم آبادي : 308/13)

علامۃ الہند نواب صدیق حسن خان بھوپالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِي نُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَوَاتِرَةٌ .

''نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں۔''

(حجج الکرامة : 234)

علامہ، محمد اشرف بن امیر علی، عظیم آبادی رحمہ اللہ (1329) لکھتے ہیں:

تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنِ النَّبِيِّ فِي نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ بِجَسَدِهِ الْعُنْصُرِيِّ إِلَى الْأَرْضِ عِنْدَ قُرْبِ السَّاعَةِ وَهٰذَا هُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ .

''قربِ قیامت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان سے جسدِ عنصری کے ساتھ زمین پر اترنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث ثابت ہیں، اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔''

(عون المعبود : 457/11)

علامہ، احمد بن محمد عبد القادر، شاکر رحمہ اللہ (1377ھ) فرماتے ہیں:

نُزُولُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِمَّا لَمْ يَخْتَلِفْ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ، لِوُرُودِ الْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَ الصِّحَاحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ، وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي تَفْسِيرِهٖ طَائِفَةً طَيِّبَةً مِّنهَا، وَهٰذَا مَعْلُومٌ مِّنَ الدِّينِ بِالضُّرُورَةِ، لَا يُؤْمِنُ مَنْ أَنْكَرَهٗ .

''آخری زمانے میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر اترنا ان امور میں سے ہے، جن میں مسلمانوں نے اختلاف نہیں کیا، کیونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے متواتر اور صحیح احادیث منقول ہیں، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ان میں سے ایک اچھی خاصی تعداد اپنی تفسیر میں ذکر کردی ہے۔ یہ دین کا ایسا معاملہ ہے، جو لازمی طور پر معلوم ہے۔اس کا منکر مؤمن نہیں ہوسکتا۔''

(حاشية تفسير الطبري : 459/6، ط مؤسسة الرسالة)

محدث العصر، ناصرالدین، البانی رحمہ اللہ (1419ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ أَحَادِيثَ الدَّجَّالِ وَنُزُولَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَوَاتِرَةٌ يَّجِبُ الْإِيمَانُ بِهَا، وَلَا تَغْتَرَّ بِمَنْ يَّدَّعِي فِيهَا أَنَّهَا أَحَادِيثُ آحَادٍ، فَإِنَّهٗ جَاهِلٌ بِهٰذَا الْعِلْمِ، وَلَيْسَ فِيهِم مَّنْ تَتَبَّعَ طُرُقَهَا، وَلَوْ فَعَلَ لَوَجَدَها مُتَوَاتِرَةً، كَمَا شَهِدَ بِذٰلِكَ أَئِمَّةٌ ذَا الْعِلْمِ، كَالْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ وَّغَيْرِهٖ، وَمِنَ الْمُؤَسَّفِ حَقًّا أَنْ يَّتَجَرَّأَ الْبَعْضُ عَلَى الْكَلَامِ فِيمَا لَيْسَ مِنِ اخْتِصَاصِهِمْ، لَا سِيَّمَا وَالْأَمْرُ دِينٌ وَّعَقِيدَةٌ.

''آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دجال اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام والی احادیث متواتر ہیں اور ان پر ایمان لانا فرض ہے۔ آپ ان لوگوں سے دھوکا نہ کھائیں، جو ان احادیث کے آحاد ہونے کا دعوی کرتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ اس علم سے جاہل ہیں، ان میں سے کسی نے بھی اس حدیث کی ساری سندوں کو تلاش نہیں کیا۔ اگر وہ ایسا کرتے، تو انہیں متواتر ہی پاتے، جیسا کہ اس علم کے ائمہ، مثلاً حافظ ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہ نے گواہی دی ہے۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ بعض لوگ

ایسے معاملات میں بات کرنے کی جرأت کر لیتے ہیں، جن میں انہیں خصوصی مہارت حاصل نہیں ہوتی، خصوصاً جبکہ معاملہ دین اور عقیدے کا ہو۔''

(حاشية العقيدة الطّحاوية، ص 565)

علامہ ابن رسلان رحمہ اللہ (844ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّمَا يَنْزِلُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَاعِيًا إِلٰى شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْإِجْمَاعُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفْ إِلَّا مَنْ لَّا يُعْتَدُّ بِقَوْلِهٖ مِنَ الزَّنَادِقَةِ وَالْفَلَاسَفَةِ.

''سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں شریعت محمدیہ کے داعی بن کر نازل ہوں گے، اس پر اجماع ہے اور اس اجماع کی مخالفت صرف ان زندیقوں اور فلسفیوں نے کی ہے، جن کی کوئی اہمیت نہیں۔''

(شرح أبي داود: 674/16)

دلیل نمبر ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ أَحَدٌ، حَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ،

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾(النساء: 159)

''قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میری جان ہے، عنقریب تم میں عیسی بن مریم علیہا السلام عادل ومنصف بن کر نازل ہوں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کریں گے اور (اس وقت) اتنا مال ودولت بہہ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا، اس وقت ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا، پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو (اس حدیث کی تائید میں) یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾(النساء: 159)'' آپ (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے آپ پر تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔''

(صحيح البخاري: 3448، صحيح مسلم: 55)

دلیل نمبر ②

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ.

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قیامت تک حق پر

قائم رہے گا۔ نیز عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس طائفہ (گروہ) کے امیر (امام مہدی) کہیں گے، آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے، آپ فرمائیں گے: نہیں، آپ لوگ ایک دوسرے کے امیر و امام ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر اعزاز و اکرام ہے۔''

(صحیح مسلم: 156)

دلیل نمبر ③

سیدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ .

''اسی اثنا یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہما السلام کو (آسمان سے) بھیجے گا، وہ دو زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس ہوں گے اور دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق میں سفید مینار پر اتریں گے۔''

(صحیح مسلم: 2937)

یہ حدیث بین دلیل ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں، قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔

دلیل نمبر ④

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ، لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ.

''میری امت میں دجال نکلے گا اور چالیس تک رہے گا، راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال، اسی دور میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو (آسمان سے) بھیجے گا، ان کا حلیہ عروہ بن مسعود (صحابی) سے ملتا جلتا ہوگا، آپ علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔''

(صحيح مسلم: 2940)

دلیل نمبر ۵

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ.

''عیسیٰ علیہ السلام دجال کا پیچھا کریں گے، حتی کہ لُد کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔''

(صحيح مسلم: 2937)

دلیل نمبر ۶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا جَاءُ وا الشَّأْمَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ

الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللَّهِ، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ.

''جب مسلمان ملک شام پہنچیں گے، تو دجال نکل آئے گا، جس وقت وہ لڑائی کی تیاری کے لیے صفیں درست کریں گے اور نماز قائم کی جائے گی، تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے، جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا، تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا، جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے، اگر آپ اس کو چھوڑ بھی دیں، تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ اسے آپ کے ہاتھ سے قتل کروائے گا اور آپ کے نیزے پر اس کا خون ان لوگوں کو دکھائے گا۔''

(صحیح مسلم: 2897)

فائدہ:

یہ حدیث دلیل نمبر ② سے ظاہراً متعارض معلوم ہوتی ہے کہ اس میں ذکر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھانے سے انکار کر دیں گے، جبکہ اس حدیث سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ خود نماز پڑھائیں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عیسیٰ علیہ السلام کے نماز پڑھانے سے یہ ہے کہ آپ امامتِ نماز کا حکم دیں گے، کیونکہ اہل عرب فعل کا انتساب جس طرح

کام کرنے والے کی طرف کرتے ہیں، اسی طرح اس کا حکم دینے والے کی طرف بھی کر دیتے ہیں (صحیح ابن حبان) چیک

دلیل نمبر ⑦

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ، وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَتَزَلْزَلُونَ زِلْزَالًا شَدِيدًا، فَيُصْبِحُ فِيهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَهْزِمُهُ اللّٰهُ وَجُنُودَهُ.

''دجال حرم اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین پر قابض ہو جائے گا اور مومنوں کو بیت المقدس میں محصور کر دے گا، اس وقت لوگوں کے اندر شدید زلزلہ کی سی کیفیت ہوگی اور صبح کے وقت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دجّال اور اس کے لشکروں کو شکست دے گا۔''

(المستدرك للحاكم: 331/1، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کا راوی ثعلبہ بن عباد العبدی ''حسن الحدیث'' ہے، امام ابن خزیمہ (1397)، امام ابن حبان (2856)، امام ترمذی (562) اور امام حاکم رحمہم اللہ (331/1) نے اس حدیث کی تصحیح کر کے اس کی توثیق کی ہے، لہٰذا اس کو ''مجہول'' کہنے والوں کی بات درست نہیں۔

دلیل نمبر ⑧

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ، قَالَ : فَلَا تَبْكِي فَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ أَكْفِيكُمُوهُ، وَإِنْ أَمُتْ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مَعَهُ يَهُودُ أَصْبَهَانَ، فَيَسِيرُ حَتّٰى يَنْزِلَ بِضَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا، فَيَنْطَلِقُ حَتّٰى يَأْتِيَ لُدًّا، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسٰى فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِّنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَادِلًا وَّحَكَمًا مُّقْسِطًا .

''میں رو رہی تھی کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، فرمایا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! کیونکہ (کل) آپ نے دجال کا ذکر کیا تھا، فرمایا: روئیے مت، اگر میرے جیتے جی وہ نکل آیا، تو میں تمہیں اس سے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میں فوت ہو گیا، تو (یہ یاد رکھنا کہ) تمہارا رب کانا نہیں ہے، دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ اصبھان کے یہودی ہوں گے، پھر وہ چلے گا حتی کہ مدینہ کے بیرونی کنارے پر پڑاؤ ڈالے گا، اس وقت مدینہ کے بُرے لوگ اس کے ساتھ مل جائیں گے، پھر وہ چلے گا حتی کہ مقام لد (بیت المقدس کے قریب ایک بستی) تک پہنچ جائے گا، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہو کر اسے قتل کر دیں گے، پھر آپ زمین پر چالیس سال تک یا چالیس

سال کے قریب ایک امامِ عادل اور حاکمِ منصف کی حیثیت سے رہیں گے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 134/15، مسند الإمام أحمد : 75/6، السنّة لعبد اللّٰه بن أحمد : 996، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6822) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرُ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ .

''اس کے تمام راوی صحیح بخاری کے ہیں، سوائے حضرمی بن لاحق کے۔ وہ ثقہ ہیں۔''

(مجمع الزّوائد : 338/7)

حضرمی بن لاحق التیمی ''حسن الحدیث، لا بأس بہ'' ہے، اس کو امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' میں ذکر کیا ہے، امام یحیی بن معین رحمہ اللہ نے ''لیس بہ بأس'' کہا ہے۔

(الجرح والتعديل : 302/3، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَرْجُو أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ .

(الكامل لابن عدي : 454/2)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور پھر ان کے زمین پر رہنے کے الفاظ دلیل ہیں کہ آپ آسمان سے نازل ہوں گے۔

دلیل نمبر ⑨

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ .

’’اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔‘‘

(صحيح البخاري : 3449، صحيح مسلم : 155)

الأسماء والصفات للبيهقي (895) میں الفاظ ہیں کہ

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ .

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو امام بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا ہے، لیکن بخاری و مسلم میں مِنَ السَّمَاءِ کے الفاظ موجود نہیں، بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ زائد آ گئے ہیں اور اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ ایک ہی روایت کے متن میں ایک جگہ اختصار اور دوسری جگہ تفصیل بیان کر دی جاتی ہے، یہ طریق محدثین میں شائع ہے، اس کی سند بخاری و مسلم والی ہی ہے۔

حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

إِنَّمَا أَرَادَ نُزُولَهُ مِنَ السَّمَاءِ بَعْدَ الرَّفْعِ إِلَيْهِ .

’’اس سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا ہے، زندہ اٹھائے جانے کے بعد۔‘‘

(الأسماء والصفات، تحت الحديث : 895)

فائدہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ

مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا .

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابن مریم علیہ السلام ضرور فج روحا مقام پر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے احرام باندھیں گے۔''

(صحیح مسلم: 1252)

حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا يَكُونُ بَعْدَ نُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ .

''یہ کام آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے بعد ہوگا۔''

(شرح صحیح مسلم: 408/1)

دلیل نمبر 10

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمام انبیائے کرام آپس میں علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں جدا جدا ہیں، لیکن دین ایک ہے، میں سب سے بڑھ کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں، کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا، وہ نازل ہونے والے ہیں، جب ان کو دیکھو، تو (ان نشانیوں سے) ان کو پہچان کر لینا، وہ درمیانی قد والے ہیں اور رنگ ان کا سرخ و سفید ہوگا، ہلکے زرد رنگ کے لباس میں ہوں گے، ایسے محسوس ہوگا، جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو، حالانکہ نمی (پانی) لگا نہیں ہوگا، آپ لوگوں سے اسلام کی خاطر لڑائی کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، مسیح دجال کو ہلاک کریں گے، جزیہ ختم کریں گے، اللہ

تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا سارے ادیان ختم کردے گا، زمین میں امن قائم ہوجائے گا، حتی کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ مل کر چریں گے، بچے سانپوں سے کھیلیں گے، لیکن وہ انہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے، آپ زمین میں چالیس سال رہیں گے، پھر فوت ہو جائیں گے، پھر آپ علیہ السلام پر مسلمان جنازہ پڑھیں گے۔''

(مسند أحمد : 437/2، سنن أبي داود : 4324، مسند الطيالسي : 335، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6822) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (595/2) نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 493/6)

دلیل نمبر 11

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسٰى، وَعِيسٰى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ، فَبَدَءُ وا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ مِنْهَا عِلْمٌ، ثُمَّ سَأَلُوا مُوسٰى، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ مِنْهَا عِلْمٌ، فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلٰى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَقَالَ : قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ، فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ، قَالَ : فَأَنْزِلُ، فَأَقْتُلُهٗ .

''جس رات رسولِ کریم ﷺ کو معراج کروائی گئی، آپ ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملے، انہوں نے قیامت کے بارے میں مذاکرہ کیا، وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوئے، ان سے قیامت کے بارے دریافت کیا، ان کے پاس اس بارے کوئی علم نہ تھا، پھر موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: ان کے پاس بھی کوئی علم نہ تھا، بات عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا دی گئی، آپ نے فرمایا: مجھے قیامت قائم ہونے سے پہلے کی باتیں بتائی گئی ہیں، باقی رہا اس کے قائم ہونے کا وقت، تو اللہ ہی جانتا ہے، پھر آپ نے دجال کے خروج کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نازل ہوں گا اور اسے قتل کروں گا۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 157/15، سنن ابن ماجه :4081، واللّفظ لهٗ، مسند الإمام أحمد :375/1، المستدرك للحاكم : 384/2، 488/4-489، 445-446، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح الاسناد اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

علامہ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ .

''یہ سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

(مصباح الزّجاجة : 202/4)

اس کے راوی موثر بن عفازہ کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات :463/5) اور امام عجلی رحمہ اللہ (443) نے ''ثقہ'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی حدیث کی تصحیح کر کے اس کی توثیق کر دی ہے، اس پر جرح کا ادنی کلمہ بھی ثابت نہیں، لہٰذا ثقہ ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں الفاظ ہیں:

فَأَهْبِطُ، فَأَقْتُلُهٗ . ''میں اتر کر اسے قتل کروں گا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

هٰؤُلَاءِ أَكَابِرُ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِينَ، لَيْسَ عِنْدَهُمْ عِلْمٌ بِوَقْتِ السَّاعَةِ عَلَى التَّعْيِينِ، وَإِنَّمَا رَدُّوا الْأَمْرَ إِلٰى عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَتَكَلَّمَ عَلٰى أَشْرَاطِهَا؛ لِأَنَّهٗ يَنْزِلُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُنَفِّذًا لِأَحْكَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقْتُلُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، وَيَجْعَلُ اللّٰهُ هَلَاكَ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بِبَرَكَةِ دُعَائِهٖ، فَأَخْبَرَ بِمَا أَعْلَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ .

''ان بڑے بڑے اولوالعزم رسولوں کے پاس قیامت کے وقت کا درست علم نہیں تھا، انہوں نے اس بات کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا دیا، تو انہوں نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں گفتگو فرمائی، کیونکہ آپ اس امت کے آخری دور میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو نافذ کرنے کے لیے (آسمان سے) نازل ہوں گے، مسیح دجال کو قتل کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا کی برکت سے یاجوج ماجوج کو ہلاک کرے گا، لہٰذا انہوں نے وہ بات بتا دی، جس کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی۔''

(تفسیر ابنِ کثیر : 248/3)

دلیل نمبر 12

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ : يَخْرُجُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَسِيحُ الضَّلالَةِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ فِي زَمَنِ اخْتِلافٍ مِّنَ النَّاسِ، وَفُرْقَةٍ، فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَبْلُغَ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، اَللّٰهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا؟ فَيَلْقَى الْمُؤْمِنُونَ، شِدَّةً شَدِيدَةً، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّمَاءِ، فَيَقُومُ النَّاسُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ، مِنْ رَكْعَتِهِ، قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَتَلَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، وَظَهَرَ الْمُؤْمِنُونَ، فَأَحْلِفُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّهُ الْحَقُّ، وَأَمَّا أَنَّهُ قَرِيبٌ، فَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ .

''میں نے صادق ومصدوق نبی ابو القاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گمراہی کا مارا ہوا کانا دجال لوگوں کے اختلاف وافتراق کے دور میں مشرق سے نکلے گا، چالیس دنوں میں زمین میں جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پہنچے گا، اللہ خوب جانتا ہے کہ ان چالیس دنوں کی مقدار کتنی ہوگی؟ مومن لوگ بہت سختی میں مبتلا ہوں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، لوگ کھڑے ہو جائیں گے، جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھائیں گے، تو ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہیں گے، اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو قتل کر دے گا اور مومن غالب آ جائیں گے، (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ صادق

ومصدوق نبی ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: یہ بات حق ہے اور ایسا عنقریب ہوگا، کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہوتی ہے۔''

(مسند البزار (كشف الاستار عن زوائد البزار : 3396، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيحِ .

''یہ مسند بزار کی روایت ہے اور اس کے راوی صحیح کے ہیں۔''

(مجمع الزوائد : 349/7)

① علی بن منذر باتفاقِ محدثین ثقہ ہیں، ان پر شیعہ ہونے کا الزام مضر نہیں، امام ابن سعد رحمہ اللہ نے ان کو ''ثقہ وصدوق'' قرار دینے کے بعد کہا ہے : بَعْضُهُمْ لَا يَحْتَجُّ بِهٖ . ''بعض محدثین اس سے حجت نہیں لیتے تھے۔'' یہ جرح محدثین کے اتفاق کے خلاف ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول ہے۔ بَعْضُهُمْ نامعلوم ومجہول ہیں، لہٰذا یہ جرح مردود ہے، پھر یہ اس روایت کے بیان کرنے میں منفرد نہیں، بلکہ ان کی متابعت عبدالواحد بن زیاد مصری نے مسند اسحاق بن راہویہ (262) میں اور صالح بن عمر الواسطی نے صحیح ابن حبان (6812) میں کر رکھی ہے۔

② عاصم بن کلیب صحیح مسلم کے راوی ہیں اور بالاتفاق ثقہ ہیں، ان کے بارے میں امام علی بن مدینی کا قول لَا يُحْتَجُّ بِهٖ إِذَا انْفَرَدَ ثابت نہیں، بالفرض ثابت بھی ہو جائے، تو محدثین کے اتفاق کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

③ عاصم بن کلیب کے والد کلیب بن شہاب بھی بالاتفاق ثقہ ہیں، ان پر جرح کا ادنی کلمہ بھی ثابت نہیں۔

یہ حدیث نص صریح ہے کہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

دلیل نمبر 13

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ، حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ أَحَدٌ .

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تمہارے پاس ابن مریم علیہ السلام انصاف کرنے والے حاکم بن کر نازل نہ ہوں گے۔ وہ صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔ ان کے عہد میں مال اس قدر زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی اسے لینے والا نہ ہوگا۔''

(صحيح البخاري : 2476، صحيح مسلم : 155)

صحیح مسلم (243/155) کے الفاظ ہیں:

وَاللّٰهِ، لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ أَحَدٌ .

''اللہ کی قسم! ابن مریم علیہ السلام ضرور عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے، جوان اونٹوں کو چھوڑ

دیا جائے گا، کوئی انہیں پکڑنے (ڈاکا مارنے) کی کوشش نہیں کرے گا، باہمی کینہ، بغض اور حسد ختم ہو جائے گا، مال پیش کیا جائے گا، لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔''

دلیل نمبر 14

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُوشِكُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْ يَنْزِلَ حَكَمًا قِسْطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا، فَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَتَكُونَ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً ، فَأَقْرِئُوهُ، أَوْ أَقْرِئْهُ السَّلَامَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُحَدِّثُهُ فَيُصَدِّقُنِي، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ: أَقْرِئُوهُ مِنِّي السَّلَامَ.

''قریب ہے کہ مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام منصف حاکم اور عادل امام بن کر نازل ہوں گے۔ آپ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب توڑیں گے۔ (اس وقت) دین ایک ہی (اسلام) ہو جائے گا۔ (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اگر میں عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کے لیے زندہ نہ رہوں تو) تم انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلام کہنا۔ (اگر میری ملاقات ہوگئی تو) میں انہیں احادیث بیان کروں گا، وہ میری تصدیق کریں گے۔ جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا، تو فرمانے لگے: میری طرف سے انہیں سلام کہنا۔''

(مسند الإمام أحمد: 394/2، وسندهٗ حسنٌ)

دلیل نمبر 15

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَرٰى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا حَكَمًا، فَتُوضَعُ الْجِزْيَةُ، وَيُكْسَرُ الصَّلِيبُ، وَيُقْتَلُ الْخِنْزِيرُ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا .

''تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا، وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو امام و حاکم دیکھے گا، (اس وقت) جزیہ ختم کر دیا جائے گا، صلیب توڑ دی جائے گی، خنزیر کو قتل کیا جائے گا اور جنگ ہمیشہ کے لیے موقوف ہو جائے گی۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : 1309، المعجم الصغير للطبراني : 84، وسندهٗ حسنٌ)

دلیل نمبر 16

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَ بِي عُمُرٌ أَنْ أَلْقٰى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ، فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ .

''میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر لمبی ہوئی، تو میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے ملوں گا۔ اگر میری موت جلدی آ گئی، تو جس کی ان سے ملاقات ہو، وہ میری طرف سے انہیں سلام پیش کرے۔''

(مسند الإمام أحمد : 298/2، وسندهٗ صحيحٌ)

دلیل نمبر 17

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دجال کے احوال میں حدیث رسول بیان کرتی ہیں:

حَتّٰی یَأْتِيَ فِلَسْطِینَ بَابَ لُدٍّ، فَیَنْزِلَ عِیسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقْتُلَهٗ، ثُمَّ یَمْکُثَ عِیسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ .

''یہاں تک کہ دجال فلسطین میں بابِ لُد کے پاس آ جائے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام زمین میں ٹھہریں گے۔''

(مسند الإمام أحمد : 75/6، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6822) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

دلیل نمبر 18

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَنْزِلُ الدَّجَّالُ الْمَدِینَةَ، وَلٰکِنَّهٗ یَنْزِلُ الْخَنْدَقَ، وَعَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَائِکَةٌ یَحْرُسُونَهَا، فَأَوَّلُ مَنْ یَتْبَعُهُ النِّسَاءُ وَالْإِمَاءُ، فَیَذْهَبُ فَیَتْبَعُهُ النَّاسُ فَیَرُدُّونَهٗ، فَیَرْجِعُ غَضْبَانَ حَتّٰی یَنْزِلَ الْخَنْدَقَ، فَیَنْزِلُ عِنْدَ ذٰلِكَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ .

''دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، البتہ وہ خندق میں داخل ہو جائے گا۔ مدینہ منورہ کے ہر راستے پر فرشتے اس کی حفاظت پر مامور ہوں گے۔ سب سے پہلے عورتیں اور لونڈیاں دجال کی پیروی کریں گی۔ دجال مدینہ منورہ کی طرف جائے گا اور لوگ اس کے پیچھے ہوں گے، لیکن فرشتے اسے روک دیں گے۔ وہ غصے سے واپس آ کر خندق میں پڑاؤ ڈال لے گا۔ اسی وقت عیسیٰ بن

مریم علیہا السلام آسمان سے اتریں گے۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : 5465، وسندهٗ حسنٌ)

دلیل نمبر 19

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ .

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس اتریں گے۔''

(المعجم الكبير للطبراني : 590، وسندهٗ حسنٌ)

دلیل نمبر 20

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَمْكُثُ فِي النَّاسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

''عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے اور لوگوں میں چالیس سال رہیں گے۔''

(المعجم الأوسط للطّبراني : 5464، وسندهٗ حسنٌ)

دلیل نمبر 21

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَتْ بِي حَيَاةٌ أَنْ أُدْرِكَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ .

''مجھے امید ہے کہ اگر میری زندگی لمبی ہوئی، تو میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے

ملاقات کروں گا۔ اگر مجھے جلد موت آ گئی، تو جو انہیں ملے، وہ میری طرف سے انہیں سلام پیش کرے۔''

(مسند الإمام أحمد : 298/2، وسندهٗ صحيحٌ)

دلیل نمبر 22

سیدنا ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؛ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام .

''میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ آگ کے عذاب سے بچائے گا، ایک گروہ جو غزوہ ہند میں شامل ہوگا اور ایک وہ گروہ جو سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔''

(مسند الإمام أحمد : 278/5، سنن النّسائي : 3175، السنن الكبرى للبيهقي : 176/7-177، وسندهٗ حسنٌ)

سلف امت کی تصریحات:

① امام، ابوالحسن، علی بن اسماعیل، اشعری رحمہ اللہ (324ھ) اہل سنت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

يُصَدِّقُونَ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ، وَأَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَقْتُلُهٗ .

''اہل سنت دجال کے خروج اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اسے قتل کرنے کی تصدیق کرتے ہیں۔''

مزید لکھتے ہیں:

بِكُلِّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهِمْ نَقُولُ، وَإِلَيْهِ نَذْهَبُ.

''اہل سنت کے جو اقوال ہم نے ذکر کیے ہیں، ہم بھی ان ہی کے مطابق عقیدہ رکھتے ہیں اور یہی ہمارا مذہب ہے۔''

(مقالات الإسلاميّين واختلاف المصلّين: 324/1)

امام قوام السنہ اصبہانی (535ھ) لکھتے ہیں:

أَهْلُ السُّنَّةِ يُؤْمِنُونَ بِنُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَنْزِلُ وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ، وَيَدْفِنُهُ الْمُسْلِمُونَ.

''اہل سنت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر ایمان لاتے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے اور مسلمان آپ کو دفن کریں گے۔''

(الحجة في بيان المحجة: 463/2)

② مشہور مفسر، علامہ، محمد بن یوسف، ابو حیان، اندلسی رحمہ اللہ (745ھ) مفسر، ابو محمد، عبد الحق بن غالب، ابن عطیہ غرناطی رحمہ اللہ (542ھ) کی تفسیر سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى مَا تَضَمَّنَهُ الْحَدِيثُ الْمُتَوَاتِرُ مِنْ أَنَّ عِيسٰى فِي السَّمَاءِ حَيٌّ، وَأَنَّهُ يَنْزِلُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، فَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ، وَيَفِيضُ الْعَدْلُ، وَتَظْهَرُ بِهِ الْمِلَّةُ، مِلَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''امت مسلمہ متواتر حدیث کے اس مفہوم پر متفق ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان

میں زندہ ہیں اور قرب قیامت اتریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور دجال کو قتل کریں گے (ان کے زمانے میں) عدل عام ہو جائے گا اور محمد ﷺ کا دین غالب آ جائے گا۔''

(البحر المحيط في التفسير : 173/3)

③ علامہ، عبدالرؤف، مناوی رحمہ اللہ (1031ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا عِيسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ؛ فَقَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى نُزُولِهٖ نَبِيًّا، لٰكِنَّهٗ بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ .

''سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بحیثیت نبی نازل ہونے پر سارے مسلمانوں کا اجماع ہے۔ البتہ آپ ہمارے نبی ﷺ کی شریعت کے ساتھ تشریف لائیں گے۔''

(فيض القدير : 341/2)

④ علامہ، ابوعون، محمد بن احمد، سفارینی رحمہ اللہ (1188ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى نُزُولِهٖ وَلَمْ يُخَالِفْ فِيهِ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الشَّرِيعَةِ، وَإِنَّمَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ الْفَلَاسِفَةُ وَالْمَلَاحِدَةُ مِمَّنْ لَا يُعْتَدُّ بِخِلَافِهٖ، وَقَدِ انْعَقَدَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلٰى أَنَّهٗ يَنْزِلُ وَيَحْكُمُ بِهٰذِهِ الشَّرِيعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَلَيْسَ يَنْزِلُ بِشَرِيعَةٍ مُّسْتَقِلَّةٍ عِنْدَ نُزُولِهٖ مِنَ السَّمَاءِ وَإِنْ كَانَتِ النُّبُوَّةُ قَائِمَةً بِهٖ وَهُوَ مُتَّصِفٌ بِهَا .

''امت مسلمہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اجماع کر چکی ہے، اہل شریعت میں

سے کسی نے بھی اس امر کا انکار نہیں کیا۔اس کا انکار صرف ایسے فلسفی اور بے دین لوگوں نے کیا ہے،جن کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔اس بات پر بھی امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اترنے کے بعد شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلے کریں گے اور آسمان سے کوئی مستقل شریعت لے کر نہیں آئیں گے، اگرچہ انہیں پہلے نبوت مل چکی ہے اور وہ اس صفت سے متصف ہو چکے ہیں۔''

(لوامع الأنوار البهية :1/94- 95)

⑤ قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) کہتے ہیں:

نُزُولُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتْلُهُ الدَّجَّالَ حَقٌّ وَصَحِيحٌ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ لِلْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ فِي ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِي الْعَقْلِ وَالشَّرْعِ مَا يُبْطِلُهُ، فَوَجَبَ إِثْبَاتُهُ.

''سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور ان کا دجال کو قتل کرنا اہل سنت والجماعت کے نزدیک حق ہے اور صحیح ہے۔کیونکہ اس سلسلہ میں احادیثِ صحیحہ وارد ہوئی ہیں،جبکہ عقلی و شرعی اعتبار سے ایسی کوئی دلیل نہیں، جو اس عقیدے کو باطل قرار دے،لہٰذا اس کا اثبات واجب اور ضروری ہے۔''

(شرح صحيح مسلم للنووي : 2/403)

⑥ مشہور نحوی اور مفسر ابوحیان اندلسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى مَا تَضَمَّنَهُ الْحَدِيثُ الْمُتَوَاتِرُ مِنْ أَنَّ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَاءِ حَيٌّ وَأَنَّهُ يَنْزِلُ فِي آخِرِ

الزَّمَانِ .

''متواتر حدیث کی رو سے امت کا اجماع ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں، آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔''

(تفسیر البحر المحیط : 473/2)

⑦ حافظ عبد الرحمٰن بن احمد، ابن رجب رحمہ اللہ (795ھ) فرماتے ہیں:

بِالشَّامِ يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَهُوَ الْمُبَشِّرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْكَمُ بِهِ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرَ دِينِهِ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُصَلِّي خَلْفَ إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ وَيَقُولُ : إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَئِمَّةُ بَعْضِهِمْ .

''قرب قیامت شام میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ان ہی کے نزول کی خوشخبری دی گئی ہے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق ہی فیصلے کریں گے، کسی سے اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مسلمانوں کے امام کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے اور فرمائیں گے : اس امت کے بعض افراد ہی ان کے امام ہیں۔''

(لطائف المعارف، ص 90)

⑧ امام، ابو مظفر، منصور بن محمد، سمعانی رحمہ اللہ (489ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ عَلَيه الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : رَأَيْتُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ يَطُوفُ

بِالْبَيْتِ (صحيح البخاري : 3440، صحيح مسلم : 169)، فَدَلَّ عَلٰى أَنَّ الصَّحِيحَ أَنَّهٗ فِي الْأَحْيَاءِ .

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) مسیح ابن مریم علیہما السلام کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے(صحیح بخاری:3440،صحیح مسلم:169) اس سے معلوم ہوا کہ صحیح بات یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔''

(تفسير السّمعاني :325/1)

⑨ شارحِ صحیح بخاری،حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ عِيسٰى قَدْ رُفِعَ، وَهُوَ حَيٌّ عَلَى الصَّحِيحِ .

''صحیح قول کے مطابق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اٹھالیا گیا تھا۔''

(فتح الباري : 375/6)

⑩ شارحِ صحیح بخاری،علامہ،محمود بن احمد،عینی حنفی (855ھ) لکھتے ہیں:

لَا شَكَّ أَنَّ عِيسٰى فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ حَيٌّ، وَيَفْعَلُ اللّٰه فِي خَلْقِهٖ مَا يَشَاءُ .

''اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں ہیں اور زندہ ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے،کرتا ہے۔''

(عمدة القاري : 160/24)

⑪ محمد بن جعفر کتانی (1345ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ ذَكَرُوا أَنَّ نُزُولَ سَيِّدِنَا عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَابِتٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْأَحَادِيثَ الْوَارِدَةَ فِي

الْمَهْدِي الْمُنْتَظَرِ مُتَوَاتِرَةٌ وَكَذَا الْوَارِدَةَ فِي الدَّجَّالِ وَفِي نُزُولِ سَيِّدِنَا عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ .

''علمائے اسلام نے ذکر کیا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے، خلاصہ کلام یہ کہ امام مہدی منتظر، خروجِ دجال اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی احادیث متواتر ہیں۔''

(نظم المتناثر من الحديث المتواتر ص 147)

⑫ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لِأَنَّهُ الْمَقْصُودُ مِنْ سِيَاقِ الْآيِ فِي تَقْرِيرِ بُطْلَانِ مَا ادَّعَتْهُ الْيَهُودُ مِنْ قَتْلِ عِيسَى وَصَلْبِهِ، وَتَسْلِيمِ مَنْ سَلَّمَ لَهُمْ مِنَ النَّصَارَى الْجَهَلَةِ ذٰلِكَ، فَأَخْبَرَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ، وَإِنَّمَا شُبِّهَ لَهُمْ فَقَتَلُوا الشَّبِيهَ وَهُمْ لَا يَتَبَيَّنُونَ ذٰلِكَ، ثُمَّ إِنَّهُ رَفَعَهُ إِلَيْهِ، وَإِنَّهُ بَاقٍ حَيٌّ، وَإِنَّهُ سَيَنْزِلُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، كَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ .

کیونکہ یہودیوں کے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے اور سولی دینے کے دعوے اور بعض جاہل عیسائیوں کے اس کو مان لینے کے رد میں نازل ہونے والی آیات کے سیاق سے یہی مراد ہے، پھر اللہ نے خبر دی ہے کہ معاملہ ایسے نہیں تھا، ان پر تو معاملہ متشابہ کر دیا گیا تھا، چنانچہ انہوں نے (عیسیٰ علیہ السلام کے) ہم شکل آدمی کو بغیر تحقیق کے قتل کر دیا، پھر آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا، آپ

زندہ باقی ہیں، عنقریب قیامت سے قبل آپ آسمانوں سے نازل ہوں گے، جیسا کہ متواتر احادیث بتاتی ہیں۔‘‘

(تفسیر ابنِ کثیر : 454/2)

⑬ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ الْحِكْمَةُ فِي نُزُولِ عِيسَى دُونَ غَيْرِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ الرَّدُّ عَلَى الْيَهُودِ فِي زَعْمِهِمْ أَنَّهُمْ قَتَلُوهُ فَبَيَّنَ اللَّهُ تَعَالَى كَذِبَهُمْ وَأَنَّهُ الَّذِي يَقْتُلُهُمْ أَوْ نُزُولُهُ لِدُنُوِّ أَجَلِهِ لِيُدْفَنَ فِي الْأَرْضِ لِأَنَّهُ جَعَلَ لَهُ أَجَلًا إِذَا جَاءَ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ وَلَا يَنْبَغِي لِمَخْلُوقٍ مِّنْ تُرَابٍ أَنْ يَّمُوتَ فِي السَّمَاءِ وَيُوَافِقُ خُرُوجَ الدَّجَّالِ فَيَقْتُلُهُ لَا أَنَّهُ يَنْزِلُ لَهُ قَصْدًا .

’’علما کہتے ہیں کہ صرف عیسیٰ علیہ السلام اس لئے نازل ہوں گے، تاکہ یہود کا زعم ختم کیا جا سکے، جو انہوں نے اپنے تئیں یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تھا، تو اللہ ان کا جھوٹ واضح کر دیں گے، عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور یہود کو قتل کر دیں گے اور وہ اس لئے بھی نازل ہوں گے تاکہ ان کو موت آ سکے، جب وہ آئیں گے، تو وفات پائیں گے کہ مٹی کی مخلوق آسمان میں مر نہیں سکتی اور جب وہ نازل ہوں گے تب دجال بھی موجود ہوگا، سو اس کو قتل کر دیں گے، یہ نہیں ہے کہ وہ نازل ہی دجال کو قتل کرنے کے لئے ہوں گے۔‘‘

(فتح الباري : 493/6، فيض القدير للمناوي : 464/6)

⑭ علامہ مناوی رحمہ اللہ (1031ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ حُكِيَ فِي الْمَطَامِحِ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلٰى نُزُولِهٖ وَأُنْكِرَ عَلَى ابْنِ حَزْمٍ مَّا حَكَاهُ فِي مَرَاتِبِ الْإِجْمَاعِ مِنَ الْخِلَافِ فِي نُزُولِهٖ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ : هٰذَا نَقْلٌ مُّضْطَرِبٌ وَّلَمْ يُخَالِفْ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الشَّرِيعَةِ فِي ذٰلِكَ وَإِنَّمَا أَنْكَرَهُ الْفَلَاسِفَةُ وَالْمُلَاحِدَةُ .

''مطامح میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر امت کا اجماع نقل کیا گیا ہے اور ابن حزم رحمہ اللہ پر رد کیا گیا ہے کہ انہوں نے مراتب الاجماع میں قیامت سے قبل سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اختلاف نقل کیا ہے۔ تو صاحب مطامح کا کہنا ہے کہ ابن حزم کی یہ نقل مضطرب ہے، اہل شریعت میں سے کسی ایک نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی، اس کا انکار تو فلسفیوں اور ملحدین نے کیا ہے۔''

(فیض القدیر : 399/5)

⑮ **حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) لکھتے ہیں:**

أَمَّا نَفْيُ نُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْ نَفْيُ النُّبُوَّةِ عَنْهُ، وَكِلَاهُمَا كُفْرٌ .

''عیسیٰ علیہ السلام کے (آسمان سے) نازل ہونے یا ان کی نبوت کی نفی، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔''

(الحاوي للفتاوي : 166/2)

⑯ **شارحِ مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) سے نقل کرتے ہیں:**

نُزُولُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتْلُهُ الدَّجَّالَ حَقٌّ وَصَحِيحٌ عِنْدَ

أَهْلِ السُّنَّةِ لِلْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ فِي ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِي الْعَقْلِ وَلَا فِي الشَّرْعِ مَا يُبْطِلُهُ فَوَجَبَ إِثْبَاتُهُ وَأَنْكَرَ ذٰلِكَ بَعْضُ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَةِ وَمَنْ وَّافَقَهُمْ وَزَعَمُوا أَنَّ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ مَرْدُودَةٌ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ وَبِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَبِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ شَرِيعَتَهٗ مُؤَبَّدَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْسَخُ وَهٰذَا اسْتِدْلَالٌ فَاسِدٌ لِأَنَّهٗ لَيْسَ الْمُرَادُ بِنُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهٗ يَنْزِلُ نَبِيًّا بِشَرْعٍ يَّنْسَخُ شَرْعَنَا وَلَا فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ وَلَا فِي غَيْرِهَا شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا .

''اہل سنت والجماعت کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کا قربِ قیامت آسمان سے اترنا اور دجال کو قتل کرنا برحق اور صحیح ہے، کیونکہ اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں، عقل وشریعت میں اس کی نفی پر کوئی دلیل موجود نہیں، لہٰذا اس کا اثبات واجب ہے۔ بعض معتزلہ، جہمیہ اور ان کے ہم نواؤں نے اس کا انکار کیا ہے۔ ان کا دعوی ہے کہ اس بارے میں وارد ہونے والی احادیث ختم نبوت والی آیت کریمہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، امت مسلمہ کے ختم نبوت پر اجماع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے دائمی اور غیر منسوخ ہونے کے دلائل کی بنا پر ردّ کر دی جائیں گی، لیکن یہ استدلال غلط ہے، کیونکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے مراد یہ نہیں کہ وہ ایسے نبی بن کر نازل ہوں گے،

جن کی شریعت ہماری شریعت کو منسوخ کر دے گی، ایسی کوئی بات نہ نزول عیسیٰ علیہ السلام والی احادیث میں مذکور ہے، نہ دیگر احادیث میں۔''

(شرح صحیح مسلم : 75/18)

انکارنزول کی بدعت اوراس سے متعلقہ مباحث

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار ایک بدعت ہے، کیونکہ سلف میں اس کے انکار کی کوئی مثال نہیں ملتی، اس فکر کے سوتے انکار حدیث اور تخفیف حدیث کے مباحث سے پھوٹے ہیں، پھر برصغیر کے ایک کذاب متنبّی نے اس فکر کو آگے پھیلانا شروع کر دیا، درحقیقت ان لوگوں کے بنیادی اصولوں ہی میں کافی سارا جھول واقع ہوا ہے اور فروعات میں آ کر تو دلیل نامی کوئی چیز ان کے پاس باقی رہ ہی نہیں جاتی، اسی لئے وہ لوگ صحیح تر احادیث کو ٹھکرانے کے لئے موضوع سے غیر متعلقہ مباحث چھیڑ دیتے ہیں، بسا اوقات مہمل کلام کو دلیل قرار دیتے ہیں یا ضعاف اور موضوع روایات سے استدلال کرتے ہیں، انکار نزول عیسیٰ علیہ السلام کی فکر کو بھی ایسے ہی کمزور، بلکہ بے زور دلائل کا سہارا دینے کی کوشش کی جاتی ہے، ذیل میں ہم انہی دلائل اور مباحث کا عقلی و منطقی تجزیہ پیش کریں گے، ان شاء اللہ!

وفات عیسیٰ علیہ السلام

انکارنزول کے جال میں سب سے پہلے وفات عیسیٰ علیہ السلام کا دھاگہ پرویا جاتا ہے، وہ لوگ یہ استدلال لیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام چونکہ وفات پا چکے ہیں اور جو وفات پا چکا ہو، اس کا دنیا میں واپس آ جانا ممکن نہیں رہتا، فلہٰذا آپ کے نزول کی روایات ضعیف اور کمزور ہیں۔

حالانکہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کا نظریہ خود خطا پر مبنی ہے، کجا اس کو کسی دوسرے نظریے کے لیے سیڑھی بنایا جائے، اہل سنت کے عقیدے کے مطابق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرب قیامت بعد از نزول ہوگی اور منکرین نزول کا کہنا ہے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے۔

قائلین وفات کے زیادہ تر دلائل موت کے مطلق قانون کے گرد گھومتے ہیں، جبکہ اہل سنت کبھی بھی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے منکر نہیں رہے کہ ان کو اس قسم کے دلائل دیئے جائیں، وہ تو عیسیٰ علیہ السلام کی لمبی زندگی کے قائل ہیں کہ وہ اپنی زندگی گزار لینے کے بعد وفات پائیں گے، ابھی زندہ ہی ہیں۔

منطقی طور پر اہل سنت کے اس اجماعی نظریے کو ٹھکرانے کے لئے چار قسم کے دلائل کارآمد ہو سکتے ہیں۔

① سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر صحیح وصریح نصوص فراہم کی جائیں، جن کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام فلاں سن میں یا فلاں جگہ پر وفات پا چکے ہیں اور اس کا سوائے اس کے کوئی معنی نہ ہو کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو موت آ چکی ہے۔

② یا پھر ایسی نصوص پیش کی جائیں، جن کا مفہوم یہ ہو کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو لمبی زندگی نہیں دی اور نہ دے گا یا لمبی زندگی کا مل جانا یا آسمانوں پر زندہ رہنا ناممکن ہے۔

③ یا ایسے دلائل فراہم کیے جائیں، جن کے مطابق جو شخص ایک بار پر آسمان پر چلا جائے، پھر وہاں سے واپس نہ آ سکتا ہو۔

④ یہ بھی ثابت کیا جائے کہ ایک عمومی قاعدے سے کسی شخص کا استثنا ممکن ہی نہیں ہے، مثلاً عمومی قاعدہ ایک صدی تک زندگی کا ہے، لیکن کیا کوئی شخص تین صدیاں بھی زندہ نہیں رہ سکتا؟ نو صدیاں بھی زندہ نہیں رہ سکتا؟ اگر نہیں رہ سکتا، تو دلیل فراہم کی جائے، اگر نہیں رہ سکتا، تو پھر عمومی دلائل دینے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہ جاتی۔ چیک

قائلین وفات اگر مذکورہ چار قسم کے دلائل فراہم کر سکیں، تو فبہا ونعمت، تب پھر سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات پر بحث کو ایک علمی رنگ دیا جا سکے گا، لیکن یہاں پر ایسی دلیل سرے سے موجود ہی نہیں، قائلین وفات کے دلائل بالکل ذو معنی کلام پر کھڑے ہیں۔ اس کی مثالیں ملاحظہ کیجئے!

مثال نمبر ۱:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ﴾

(الأنبياء : 34)

''آپ سے پہلے بھی کوئی ہمیشہ نہیں رہا، اگر آپ فوت ہو جائیں تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟''

اب اس مثال میں غور و فکر کیجئے، دور تک ایسی دلیل نظر نہیں آئے گی کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں، اس میں ہمیشگی کی نفی ہے اور اہل سنت اس بات کو مانتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی بھی ذات ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے، لیکن ہمیشہ رہنے اور لمبا عرصہ تک رہنے میں

زمین و آسمان کا فرق ہے، مخلوقات کا ہمیشہ رہنا ناممکن اور لمبے عرصے تک رہنا ممکن ہے، عیسیٰ علیہ السلام واپس آنے کے بعد فوت ہوں گے، ان کا جنازہ ہوگا، مسلمان ان کی تدفین کریں گے، ہمیشہ نہیں رہیں گے اور نہ یہ ان کے لائق ہے۔

مثال نمبر۲:

اسی طرح قرآن مجید کی اس آیت کو بھی بہ طور دلیل وفات پیش کیا جاتا ہے:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾

(آل عمران: 144)

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف رسول ہیں، آپ سے پہلے بھی رسول ہو چکے۔''

حالانکہ ''خلا'' ذو معنی لفظ ہے، اس کا معنی موت تو سرے سے ہے ہی نہیں، اس کا معنی ہو چکنا ہے، یعنی فلاں کام ہو چکا ہے، فلاں شخص گزر چکا ہے، فلاں بادشاہ ہو چکا ہے، پاکستان میں مشرف صدر رہ چکا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی ''خلا'' کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَسَّرَ أَهْلُ اللُّغَةِ: خَلَا الزَّمَانُ بِقَوْلِهِمْ: مَضَى الزَّمَانُ وَذَهَبَ.

''اہل لغت نے خَلَا الزَّمَانُ کا معنی یوں کیا ہے کہ زمانہ گزر گیا اور چلا گیا۔''

(المفردات في غريب القرآن، ص 297)

لہٰذا یہ معنی خطا ہوا، اس پر دلیل کی عمارت کھڑی کیوں کر ہو سکتی ہے، لیکن بالفرض والمحال اگر یہ معنی صحیح ثابت ہو پاتا، تب بھی استثنا کا قانون بہرحال ہر عمومی قاعدے میں موجود ہے، قرآن کریم میں ہے کہ

﴿إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا

بَصِيرًا﴾ (الدهر : 2)

''ہم نے انسان کو ملے جلے قطروں سے پیدا کیا اور اسے سمیع وبصیر بنایا۔''

لیکن آدم علیہ السلام اور خود عیسیٰ علیہ السلام اس عمومی قاعدے سے مستثنیٰ ہیں، ان کی پیدائش آیت میں مذکور طریقے سے نہیں ہوئی، پھر اسی آیت میں ہے کہ ہم نے انسان کو سمیع وبصیر بنایا، لیکن کئی انسان اندھے اور بہرے بھی ہوتے ہیں، تو وہ لوگ اس کلی قاعدے سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر اس آیت کا معنی یوں کیا جاتا کہ ''آپ سے پہلے رسول وفات پا چکے ہیں۔'' تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ان سے استثنا تسلیم کیا جاتا، جبکہ ''خلا'' تو سرے سے یہ معنی ہی نہیں دیتا۔

مثال نمبر ۳:

تیسری مثال اس پر مذکورہ ذیل آیت سے لی جانے والی دلیل ہے، قرآن کریم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ ذکر کرتا ہے، وہ روز قیامت اللہ سے عرض کریں گے:

﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾

(المائدۃ : 117)

''میں جب تک ان میں رہا، ان کے اعمال کا گواہ رہا، جب تو نے مجھے اپنی طرف اٹھا لیا، تو پھر تو ہی ان کا نگہبان رہا، (کیونکہ) تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے۔''

اس آیت میں تَوَفّٰی کا معنی موت کیا جاتا ہے، حالانکہ اس کا معنی ''موت'' نہیں، بلکہ اس کا معنی ''اٹھایا جانا'' ہوتا ہے، البتہ یہ لفظ مجازاً موت کیلئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔

اور یہ ایک قاعدہ ہے کہ جس کلام میں دو معانی موجود ہوں، اس کو حقیقی معنی سے پھیرنے کے لئے دلیل یا کسی صریح قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے، تو اس آیت کا معنی ''وفات پا چکنا'' کرنے کا کوئی قرینہ موجود نہیں، البتہ قرآن وحدیث، اجماع امت اور علمائے دین کی تصریحات سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھایا گیا ہے، قرب قیامت آپ کا آسمان سے نزول ہوگا۔

مثال نمبر۴:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ﴾(البقرۃ: 36)

''زمین میں تمہارا ٹھکانہ ہے اور تم ایک وقت تک اس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔''

اس آیت سے استدلال لینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ انسان کا مستقر تو زمین ہے، وہ آسمان میں کیسے چلا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عمومی مستقر یقیناً زمین ہی ہے، لیکن قرآن وسنت، اجماع امت اور فطرت میں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں، جس کے مطابق کوئی انسان آسمان پر جا ہی نہ سکتا ہو، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروایا گیا، اسی طرح آسمان کی مخلوق زمین پر بھی آ سکتی ہے، بلکہ آ جاتی ہے، کتنے فرشتے زمین پر آتے رہے اور اب بھی آتے ہیں، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

آپ نے زمین پر اپنی زندگی کے کچھ ایام گزار لئے، کچھ واپسی پر گزار لیں گے اور اپنی طبعی وفات پائیں گے، زمین ان کا مدفن ہوگی۔

دوسری بات یہ کہ عموم کبھی بھی دلیل نہیں بنا کرتا، ہر جگہ استثنا موجود ہوتا ہے۔ اگر یہ قاعدہ موجود ہوتا کہ کوئی انسان آسمان پر نہیں جا سکتا، تب بھی اسے دلیل نہیں بنایا جا سکتا تھا،

مگر یہاں تو ایسا کوئی قاعدہ ہی موجود نہیں۔

مثال نمبر ۵:

مولائے کریم کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ، أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَّمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾.

(النحل: 20-21)

''لوگ اللہ کے علاوہ جن کو پکارتے ہیں، وہ تو کوئی چیز تخلیق تک نہیں کر سکتے اور وہ خود ایک مخلوق ہیں، مردے ہیں، زندہ نہیں ہیں، حتی کہ شعور تک نہیں رکھتے کہ ان کو کہاں اٹھایا جائے گا۔''

یہ آیت بھی منحرفین کا استدلال ہے، اس کے مطابق اللہ کریم نے اپنے سوا تمام معبودوں کو مردہ قرار دیا ہے، اس نے فرمایا ہے کہ جن کو تم پوجتے ہو، وہ مر چکے ہیں اور عیسائی چونکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو پوجتے ہیں، لہٰذا وہ بھی مر چکے ہیں۔

اس آیت کا پس منظر دیکھئے، تو منحرفین کا استدلال آپ ہی آپ ہوا ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہے اور اس کے مخاطب مشرکین مکہ ہیں، مشرکین مکہ سے کہا جا رہا ہے کہ جن کو تم پکارتے ہو، وہ مر چکے، مشرکین مکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو تو نہیں پوجتے تھے، ان کے معبود واقعی مرے ہوئے تھے اور اللہ یہی فرما رہے ہیں کہ مرے ہوؤں کو کیوں پوجتے ہو، جو شعور تک نہیں رکھتے، اگر اس آیت کو عام لیا جائے، تو بھی عیسیٰ علیہ السلام اس سے مستثنیٰ قرار دیئے جائیں گے، یعنی سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے، تمہارے تمام معبود مر چکے ہیں۔

مثال نمبر٦:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ﴾

(النساء: 78)

''تم جہاں کہیں بھی ہو گے، موت تم کو آ جائے گی، بھلے تم مضبوط قلعوں میں چھپ جاؤ۔''

اس آیت میں تمام انسانوں کی موت کی خبر دی گئی ہے اور قائلین وفات نے اپنی عادت کے عین موافق اس سے بھی وفات عیسیٰ علیہ السلام کشید کر لی ہے، اس آیت کا مفہوم صاف ہے، ہر انسان کی موت کی خبر دی گئی ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے سے کوئی انکار نہیں کرتا، اہل اسلام کا مقدمہ یہ ہے کہ ابھی تک وہ فوت نہیں ہوئے، یہ مقدمہ بالکل نہیں کہ وہ فوت ہوں گے ہی نہیں، اس بات کو سمجھ لینا چاہیے، وہ فوت ہوں گے، مگر آسمان سے نزول کے بعد، زمین ان کا مدفن ہوگی، یہی معنی اس آیت کا ہے کہ جہاں کہیں بھی چلے جاؤ، موت ضرور آئے گی۔

مثال نمبر٧:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ﴾ .

(الرّوم: 40)

''اللہ نے تمہیں تخلیق کیا، پھر رزق دیا، پھر تمہیں مار دے گا اور پھر زندہ کرے گا۔''

اس آیت کا بھی وہی مضمون ہے، جو پچھلی آیت میں بیان ہو چکا ہے اور یقیناً سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اللہ نے پیدا کیا، اللہ نے ان کو رزق دیا، اللہ ہی ان کو فوت کردے گا، لیکن ابھی وہ فوت نہیں ہوئے۔ ہو بہو اس آیت کا وہی مطلب ہے، جو ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ کا ہے، یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نازل ہوئی اور اس میں آپ کو میت کہا گیا، حالانکہ آپ زندہ تھے، معنی یہ تھا کہ آپ پر موت آنے والی ہے اور ہر ذی روح کے ساتھ یہی معاملہ ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام موت سے مستثنیٰ نہیں ہیں، مگر ابھی ان کی زندگی باقی ہے، اپنی زندگی کے دن پورے کر کے ہی فوت ہوں گے۔

مثال نمبر ۸:

سورت الفجر میں اللہ کریم فرماتے ہیں کہ فوت ہو جانے والے شخص کو فرشتے کہیں گے:

﴿يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ، ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً، فَادْخُلِي فِي عِبَادِي، وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾(الفجر: 27-30)

''اے مطمئن انسان! اپنے رب کے پاس لوٹ آ، وہ تجھ سے راضی ہے اور تو اس سے راضی ہے، میرے بندوں میں داخل ہو جا، میری جنت میں داخل ہو جا۔''

اس آیت سے قائلین وفات یہ دلیل کشید کرتے ہیں کہ جب تک انسان فوت نہیں ہو جاتا، گزشتہ لوگوں کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا، معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن انبیا سے ملاقات کی، ان میں عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں، تبھی تو گزشتہ لوگوں میں شامل ہوئے۔

کس قدر بودا استدلال ہے کہ جب تک انسان فوت نہ ہو جائے، گزشتہ لوگوں کی جماعت میں داخل نہیں ہوسکتا، جبکہ خود نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات اپنی زندگی میں پہلے انبیا سے ملاقات کی، تو کیا نبی کریم ﷺ بھی فوت ہو چکے تھے؟

آپ ﷺ تو معراج کے بعد بھی ایک لمبا عرصہ تک زندہ رہے، لہٰذا یہ کوئی قانون نہیں ہے کہ پہلے فوت شدہ لوگوں سے ملنے کے لئے ایک نبی کا فوت ہونا ضروری ہے، واقعہ معراج اس نظریے کا رد کرتا ہے، نبی کریم ﷺ کی پہلے وفات پا جانے والے انبیا سے ملاقات ہوسکتی ہے، تو آسمان پر موجود زندہ نبی سے تو بالاولی ہوسکتی ہے۔

معراج نبی کریم ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ زندہ آسمانوں پر گئے، منکرین نزول اور قائلین وفات کا ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کی معراج تک کا منکر ہے، لیکن اس آیت میں وہ معراج میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کو تسلیم کر کے، اس کو حقیقت مان رہا ہے، سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب بقول ان کے، رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی ہی نہیں، تو عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات چہ معنی؟ اور ان کا سابقہ لوگوں میں وجود کس بنا پر ثابت ہوا؟ یہ تو منطقی جھول ہے یا معراج کو بھی ماننا چاہئے، نبی کریم ﷺ جنت میں داخل ہوئے، یہ لوگ کل کو یہ بھی کہنا شروع کر دیں گے کہ اس وقت پیغمبر اسلام نبی کریم ﷺ وفات پا چکے تھے، ورنہ ایک زندہ نبی جنت میں کیسے داخل ہوسکتا ہے؟ جنت میں داخلہ کے لئے موت ضروری ہے۔

مثال نمبر ۹:

سورت رحمٰن ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾(الرحمٰن : 26)

''اس (زمین) پر موجود ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے۔''

اس آیت میں بھی صرف اتنا بیان ہوا ہے کہ ہر ذی روح کو فنا ہے اور یقیناً ہر چیز کو فنا ہے، مسلمان کسی کو فنا سے مبرا نہیں سمجھتے، ہر ایک کو اس کے وقت مقرر پر موت آ جائے گی، عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے، قیامت کے قریب فوت ہوں گے، بقا کسی کو بھی نہیں ہے۔

﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾(البقرة : 134)

''یہ امت تو گزر چکی ہے، جو انہوں نے کمایا، وہ اُن کے اعمال ہیں اور جو تم نے کمایا، وہ تمہارے اعمال ہیں اور تم سے ان کے اعمال بارے سوال نہ ہوگا۔''

قَدْ خَلَتْ کا معنی قَدْ تَقَدَّمَتْ ہے، یعنی جس طرح یہ امت ہے، اسی طرح اس سے پہلے بھی امتیں ہو گزری ہیں، اس سے سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی وفات ثابت نہیں ہوتی، ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو استثنا حاصل ہے۔ یہاں بات تو امتوں کی ہو رہی ہے، اس آیت میں عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی ذکر نہیں۔ قرآن مجید، متواتر احادیث اور فہم امت کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو جسد عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے، قیامت کے قریب آپ کا نزول ہوگا، دجال کو قتل کریں گے، یہودیوں پر غلبہ پائیں گے، پھر آپ پر موت آئے گی، مسلمان آپ پر جنازہ پڑھیں گے۔

﴿مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ﴾(المائدة : 75)

''مسیح ابن مریم (علیہما السلام) صرف رسول ہیں، ان سے پہلے بھی رسول ہو چکے ہیں، ان کی ماں سچی (عورت) ہیں، دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔''

اس آیت کی تفہیم میں یہ کہنا کہ جب وہ دونوں زندہ تھے، تو کھانا کھایا کرتے تھے، اب اگر آسمانوں پر ہیں، تو کھائے بغیر زندہ کیسے رہ رہے ہیں؟

یہ قرآن کریم کی تحریف ہے، صحیح احادیث اور اجماع امت کی مخالفت ہے۔ اس قسم کے اعتراضات کی علم وعقل میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی، اگر تو آپ یہ کہیں کہ اللہ کسی کو کھائے پیئے بغیر زندہ نہیں رکھ سکتا، تب پھر اس پر اعتراض رکھیں، وگرنہ تو وہ مالک یہ قدرت رکھتا ہے کہ اپنے ولیوں کو تین سو سال تک سلائے رکھے، ان کو جاگ نہ آئے، وہ دنیوی زندگی ہی میں بغیر کھائے پیئے زندہ رہ لیں، اصحاب کہف کا واقعہ قرآن مجید میں بالتفصیل موجود ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں، یہ خبر ہم کو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دی ہے، اب کیسے زندہ ہیں؟ کھاتے پیتے ہیں یا نہیں کھاتے پیتے، تو یہ فضول اعتراض ہے، بلکہ یہ اعتراض اللہ ورسول پر ہے۔

دوسرے یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا معجزہ ہے اور معجزے کا عقل میں آنا بالکل بھی ضروری نہیں، اس پر ایمان واجب ہے، امت محمدیہ میں آپ کا نزول بھی آپ کی عزت وتکریم ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کئی حوالے سے اللہ کی نشانی ہیں اور آپ کئی انسانوں کے لئے آزمائش بھی ہیں، کتنوں نے آپ سے دشمنی کما رکھی ہے، جیسا کہ یہود نے آپ کی والدہ پر اتہام رکھے، نصاریٰ نے الٰہ اور اللہ کا بیٹا قرار دیا اور کتنوں نے آپ کے متعلق یہ عقیدہ بنالیا کہ آپ فوت ہو چکے ہیں، دوبارہ نازل نہیں ہوں گے، وغیرہ وغیرہ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ﴾

(الصفّ: 14)

''ہم نے مؤمنین کی دشمنوں کے خلاف مدد کی، تو مؤمن غالب آ گئے۔''

اہل ایمان عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی ہیں، جو کچھ قرآن وحدیث اور امت کے اجماع سے آپ کے متعلق ثابت ہے، اسے جزو ایمان سمجھتے ہیں، اور آخری زمانہ میں آپ کی معیت میں یہود سے قتال کریں گے، آپ کے دشمنوں پر ہر اعتبار سے غالب آ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ نقل کرتے ہیں:

﴿وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا﴾

(مریم: 33)

''مجھ پر یوم ولادت، یوم وفات اور دوبارہ زندہ کیے جانے والے دن سلامتی ہے۔''

اس آیت سے وفات عیسیٰ پر ثبوت کیسے؟ اس میں تو اتنا ہے کہ میرے یوم ولادت ووفات اور قبر سے اٹھایا سلامتی پر مبنی ہے۔ ہاں آپ قیامت کے قریب فوت ہوں گے، آپ کا مدفن بنے گا، اب آسمان پر زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرتاسر مبارک بنایا ہے۔

﴿وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ﴾(مریم: 31)

''میں جہاں بھی ہوں، اللہ نے مجھے بابرکت بنا دیا ہے۔''

مذکورہ بحث میں ہم نو مثالیں ذو معنی کلام کو دلیل بنانے کی دی ہیں، ان سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ قائلین وفات کے دلائل کس قدر ربودے اور منطقی قدروں کے مخالف ہیں، اس کے بعد ضعیف اور موضوع روایات کو دلیل بنانے کی مثال ملاحظہ کیجئے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خبر دی:

إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ وَلَا أُرَانِي إِلَّا ذَاهِبًا عَلٰى رَأْسِ السِّتِّين .

''سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ایک سو بیس برس زندہ رہے اور میں تقریباً ساٹھ برس

کی عمر میں وفات پا جاؤں گا۔''

(المعجم الكبير للطبراني :1031، دلائل النبوة للبيهقي : 156/7)

یہ روایت منکر ہے، اس کا راوی محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان اگرچہ حسن الحدیث ہے، لیکن اس کی بعض روایات کے بارے میں محدثین کا کہنا ہے کہ

لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا . ''ان کی متابعت نہیں کی گئی۔''

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عِنْدَهٗ عَجَائِبُ . ''اس کی کچھ روایات عجائب (منکر) ہیں۔''

(التاريخ الكبير :138/1

اس روایت پر بھی متعابعت نہیں ہوئی، اس کی بعض منکر روایات بھی ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

(الكنٰى :487/1)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(مجمع الزوائد : 23/9)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ''غریب'' کہا ہے۔

(البداية والنّهاية : 516/2)

نیز اس کے متن میں واضح نکارت ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَرٰى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا

حَكَمًا، فَتُوضَعُ الْجِزْيَةُ، وَيُكْسَرُ الصَّلِيبُ، وَيُقْتَلُ الْخِنْزِيرُ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا .

''تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا، وہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو امام و حاکم دیکھے گا، (اس وقت) جزیہ ختم کر دیا جائے گا، صلیب توڑ دی جائے گی، خنزیر کو قتل کیا جائے گا اور جنگ ہمیشہ کے لیے موقوف ہو جائے گی۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : 1309، المعجم الصغير للطبراني : 84، وسندهٗ حسنٌ)

سیدنا عیسی علیہ السلام کی عمر

پہلی روایت:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لبث عيسى ابن مَرْيَمَ فِي قَوْمِهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

''سیدنا عیسی بن مریم علیہما السلام اپنی قوم میں چالیس برس تک موجود رہے۔''

(التاريخ الكبير :145/8)

اس کی سند ضعیف ہے۔

① ابن امراۃ زید بن ثابت مجہول ومبہم ہے۔

② ولید بن صالح راوی مجہول الحال ہے، سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات:491/5، 551/7) کے اس کی کسی نے توثیق نہیں کی۔

نوٹ:

اسے ولید بن صالح ضبعی قرار دینا، قطعا درست نہیں، کیوں کہ یہ متاخر ہے۔

دوسری روایت:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

اِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَكَثَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعِينَ سَنَةً

''بے شبہ سیدنا عیسی بن مریم علیہما السلام بنی اسرائیل میں چالیس سال تک رہے۔''

(مسند ابی یعلی الموصلی : 6742، تاریخ دمشق لابن عساکر : 483/47)

اس کی سند ضعیف ہے:

① سفیان بن عیینہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② یحییٰ بن جعدہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

(مجمع الزوائد للھیثمی : 206/8)

③ حسین بن علی بن اسود راوی پر سخت کلام ہے۔ امام ابوحاتم نے صدوق کہا ہے۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 57/3)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے (الثقات :190/8) ربما اخطا قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صدوق یخطئی کثیرا .

''سچا ہے، مگر بہت زیادہ خطا کر جاتا ہے۔''

(تقریب التهذیب : 342)

نیز فرماتے ہیں:

فیه مقال .

''اس میں کلام کیا گیا ہے۔''

(التلخیص الحبیر :416/1)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لا اعرفه .

''میں اسے نہیں جانتا۔''

(سوالات المروذی: 292)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يسرق الحديث .

''حدیث چوری کیا کرتا تھا۔''

(الكامل فی ضعفاء الرجال: 245/3)

حافظ ازدی کہتے ہیں:

ضعيف جدا يتكلمون فی حديثه.

''سخت ضعیف ہے، محدثین اس کی حدیث میں کلام کیا کرتے تھے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب: 617/8ت بشار)

نوٹ:

تاریخ ابن عساکر (483/47) میں حسین بن علی کی متابعت محمد بن عمار المکی نے کی ہے، جو کہ مجہول ہے۔ نیز اس میں سفیان بن عیینہ کی تدلیس ہے، یحییٰ بن جعدہ اور سیدہ فاطمہ کے درمیان انقطاع بھی ہے۔

تیسری روایت:

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لم يكن نبی إلا عاش مثل نصف عمر صاحبه الذی كان قبله وعاش عيسى فی قومه أربعين سنة .

''ہر نبی اپنے سے پہلے نبی کی عمر کا آدھا حصہ زندہ رہا۔عیسی علیہ السلام اپنی قوم میں چالیس سال تک رہے۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر : 483/47)

اس کی سند ضعیف ہے،:

① محمد بن احمد بن حسن بن خراش راوی متکلم فیہ ہے۔

② اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

نیز اس کی دوسری سند میں سفیان ثوری اور اعمش دو مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، لہذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

"لَوْ كَانَ مُوسَى وَعِيسَى حَيَّينِ لَمَا وَسِعَهُما إِلَّا اتِّباعِي "

(تفسیر ابن کثیر : 68/2، تحقیق سلامه)

یہ روایت جمیع سندوں سے ضعیف ہے، عیسی کا لفظ کسی حدیث سے ثابت نہیں، یہ بے اصل اور بے ثبوت ہے۔

قبرعیسیٰ علیہ السلام

چونکہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کی بحث چل رہی ہے،تو مناسب سمجھا کہ یہیں پر آپ کی قبر کے متعلق تفصیل بیان کردی جائے، یہاں دوقسم کےنظریات کا ابطال مقصود ہے،بعض علما نے ضعیف احادیث کی بنا پر یہ خیال کرلیا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب واپس آئیں گے،تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا جائے گا اور منکرین نزول کا ماننا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اس دنیا میں موجود ہے، یہاں ہر دوقسم کے دلائل کا تجزیہ کیا جائے گا،ان شاءاللہ!

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ، وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّأَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي، فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ.

''عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین کی طرف نازل ہوں گے،شادی کریں گے اور آپ کے ہاں اولاد پیدا ہوگی، پینتالیس برس رکیں گے، پھر وفات پا جائیں گے، ان کو میرے ساتھ دفن کر دیا جائے گا، پھر قیامت کے دن میں اور عیسیٰ علیہ السلام ابوبکر وعمر کے رمیان اکٹھے اٹھیں گے۔''

(المنتظم في تاريخ الأمم لابن الجوزي : 39/2)

تجزیہ:

سند ضعیف ہے، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک سیء الحفظ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز مدلس بھی ہے۔

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرٰى أَنْ أَعِيشَ مِنْ بَعْدِكَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُدْفَنَ إِلٰى جَنْبِكَ فَقَالَ : وَإِنِّي لِي بِذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مَا فِيهِ إِلَّا مَوْضِعَ قَبْرِي وَقَبْرِ أَبِي بَكْرٍ وَّقَبْرِ عُمَرَ وَقَبْرِ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ .

''اللہ کے رسول! میں آپ کے بعد بھی زندہ رہوں گی، آپ مجھے اجازت دیجیے کہ میرا مدفن آپ کے ساتھ ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جگہ میری، ابوبکر وعمر کی اور عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے علاوہ کوئی قبر نہیں ہوگی۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 523/47، التكملة لكتاب الصلة لابن الأبار : 35)

تجزیہ:

اس کی سند سخت ضعیف ہے؛

① طلحہ بن شعیب کو امام دارقطنی نے ''متروک'' کہا ہے۔

(سؤالات البرقاني : 216)

② محمد بن عبداللہ بن عمر العمری ضعیف و مجروح ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاج بِهٖ بِحَالٍ .

''اس سے کسی بھی صورت حجت پکڑنا جائز نہیں۔''

(كتاب المجروحين : 978)

مزید جروح کے لیے لسان المیزان (237/5) ملاحظہ ہو۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ إِسْنَادُهٗ. ''اس کی سند ثابت نہیں ہے۔''

(البداية والنّهاية : 527/2)

③ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ.

''تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کی گئی ہے، اس میں ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔''

(سنن التّرمذي : 3617، معجم الطبراني الكبير : 15967، تاريخ البخاري الكبير :263/1)

تجزیہ:

اس قول کی سند بھی ضعیف ہے:

① عثمان بن ضحاک مدینی مجہول الحال ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ (192/7) کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

(ذيل ديوان الضعفاء :261)

② محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام بھی مجہول الحال ہے، سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (368/5) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا یُتَابَعُ عَلَیْهِ . ''اس کی متابعت نہیں کی گئی۔''

(التّاریخ الکبیر :262/1)

امام ترمذی رحمہ اللہ (3617) اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ .

''یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ کے اس قول کا مطلب ہے کہ اس کی ایک سند ہے اور وہ ضعیف ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا لَا یَصِح. ''یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔''

(التّاریخ الکبیر :262/1)

اب قائلین وفات کے دلائل کی طرف آتے ہیں، انہوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق چند ایک دلائل پیش کئے ہیں، ان کے دلائل کا تجزیہ ملاحظہ ہو؛

دلیل نمبر:①

تاریخ طبری میں ایک عورت کا واقعہ مذکور ہے کہ اس نے مدینہ کی ایک جانب کسی پہاڑ پر نذر مانی تھی، لوگ اس عورت کے ساتھ پہاڑ پر نذر ماننے گئے، وہاں ایک بڑی قبر دیکھی، اس پر دو پتھر نصب تھے، ایک سر کی جانب اور دوسرا پاؤں کی جانب، اس قبر کا کتبہ لکھا تھا، جانے کون سی زبان تھی، لوگوں سے پوچھا گیا، کسی کو سمجھ نہیں آتی تھی، آخر ڈھونڈتے ڈھونڈتے بعض لوگ مل گئے، جنہوں نے اس پر لکھے ہوئے الفاظ کو سمجھ لیا، اس پر کندہ تھا:

هٰذَا قَبْرُ رَسُولِ اللّٰهِ عِیسَى بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ .

''یہ اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی قبر ہے۔''

(تاريخ الطبري :1/604)

تجزیہ:

من گھڑت واقعہ ہے؛

① محمد بن حمید رازی جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ''ضعیف و کذاب'' ہے۔

محمد بن حمید رازی کو امام نسائی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(الخلافيات للبيهقي : 1955، وسندهٗ صحيحٌ)

محدث ابو بکر فضلک رحمہ اللہ (۲۷۰ھ) فرماتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَّهُوَ يُقَلِّبُ الْأَسَانِيدَ وَيُرَكِّبُهَا عَلَى الْمُتُونِ .

''میں محمد بن حمید کے پاس گیا، وہ ادھر ادھر کی سندیں لے کر انہیں متنوں پر چسپاں کر رہا تھا۔''

(الخلافيات للبيهقي : 1954، وسندهٗ صحيحٌ)

محدث فضلک کا قول ذکر کرنے کے بعد حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آفَتُهٗ هٰذَا الْفِعْلُ، وَإِلَّا فَمَا أَعْتَقِدُ فِيْهِ أَنَّهٗ يَضَعُ مَتْناً، وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهِم : فُلَانٌ سَرَقَ الْحَدِيْثَ .

''محمد بن حمید میں یہی بیماری تھی، ورنہ میرا نہیں خیال کہ اس نے کوئی متن بھی گھڑا ہو، اس کی وہی حالت ہے، جو محدثین کے نزدیک ''سارق الحدیث'' راوی کی ہوتی ہے۔''

(سير أعلام النبلاء : 504/11)

امام ابوزرعہ اور امام مسلم بن وارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحَّ عِنْدَنَا أَنَّهٗ يَكْذِبُ .

''ہمارے نزدیک درست یہی ہے کہ محمد بن حمید (حدیث میں) جھوٹا تھا۔''

(كتاب المجروحين لابن حبان : 1009، وسندهٗ صحيحٌ)

امام صالح جزرہ رحمہ اللہ نے بھی ''کذاب'' قرار دیا ہے۔

(تاريخ بغداد : 262/2، وسندهٗ حسنٌ)

② محمد بن اسحاق مدنی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ یہ روایت قرآن، احادیث متواترہ اور اجماع امت کے مخالف بھی ہے۔

دلیل نمبر: ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا .

''اللہ یہود ونصاری پر لعنت کرے، جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔'' (صحيح البخاري : 1330، صحيح مسلم : 529)

اس حدیث سے وفات عیسیٰ علیہ السلام پر استدلال لیا جاتا ہے کہ یہود ونصاریٰ پر لعنت کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا، یہود کے تو کئی انبیا تھے، جبکہ نصاریٰ کے نبی صرف عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اگر وہ زندہ ہیں، تو نصاریٰ پر لعنت کیوں؟ اس سے ثابت ہوا کہ یقیناً وہ فوت ہو گئے ہیں، ورنہ عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی نبی نہیں۔

تجزیہ:

اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ نصاریٰ یہودیوں کے انبیا کو بھی مانتے تھے اور انہوں نے انبیائے بنی اسرائیل کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا، ورنہ ہر صاحب عقل جانتا ہے کہ عیسائیوں نے کبھی عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بنا کر اس کی پوجا نہیں کی۔

محدث عبدالعزیز بن احمد ابو محمد کتانی رحمہ اللہ (466ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَتَّفِقِ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى مَعْرِفَةِ عَيْنِ قَبْرِ نَبِيٍّ وَّصَحَابِيٍّ غَيْرِ قَبْرِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَبْرِ صَاحِبَيْهِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

''مسلمان کسی نبی یا صحابی کی قبر کی تعیین پر متفق نہیں ہوئے، سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے قبروں کے۔''

(تاریخ دِمَشق لابن عساکر: 418/2)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَثْبُتْ سِوٰى قَبْرِ نَبِيِّنَا.

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے علاوہ کسی نبی کی متعین قبر ثابت نہیں۔''

(مختصر الفتاوى المصرية، ص 218)

حافظ عراقی رحمہ اللہ (806ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ مَا هُوَ مُحَقَّقٌ سِوٰى قَبْرِ نَبِيِّنَا.

''انبیا کی قبروں میں سے کوئی ایسی نہیں، جس کے بارے میں یقیناً کہا جا سکے کہ یہ فلاں نبی کی قبر ہے، سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے۔''

(طرح التّثریب: 303/3)

ملا علی قاری حنفی (1014ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ تَعْيِينُ قَبْرِ أَحَدٍ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ غَيْرِ قَبْرِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''نبی کریم ﷺ کی قبر کے سوا کسی نبی کی قبر کو یقینی طور پر متعین نہیں کیا جا سکتا۔''

(المشرب الوردي في تحقيق مذهب المهدي، ص 33)

شیخ حماد انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنَ الْجَدِيرِ بِالذِّكْرِ أَنَّ عُلَمَاءَ السَّلَفِ أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ قَبْرُ نَبِيٍّ بِعَيْنِهٖ إِلَّا قَبْرُ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، كَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ فِي قَاعِدَةِ التَّوَسُّلِ وَالْوَسِيلَةِ وَكِتَابِ الْفُرْقَانِ بَيْنَ أَوْلِيَاءِ الرَّحْمٰنِ وَأَوْلِيَاءِ الشَّيْطَانِ.

''سلف اس بات پر اجماع کر چکے ہیں کہ کسی نبی کی قبر کی تعیین نہیں ہو سکتی، سوائے رسول اللہ ﷺ کی قبر کے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب قَاعِدَةُ التَّوَسُّلِ وَالْوَسِيلَةِ اور اَلْفُرْقَانُ بَيْنَ أَوْلِيَاءِ الرَّحْمٰنِ وَأَوْلِيَاءِ الشَّيْطَانِ میں ذکر کیا ہے۔''

(المجموع في ترجمة العلامة المحدث الشيخ حماد الأنصاري :320/1)

ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق کچھ بھی ثابت نہیں ہے، اب ان کی قبر کا موجود ہونا تو درکنار، نزول کے بعد بھی ان کے قبر کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے کہ کہاں بنے گی؟

نزول عیسیٰ علیہ السلام اور امت محمدیہ

امت محمدیہ کو دیگر تمام امتوں سے بہترین امت ہونے کا اعزاز دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (آل عمران: 110)

''تم بہترین امت ہو، لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو۔''

اس آیت کو بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے خلاف دلیل بنایا جاتا ہے، اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ اگر اس امت کے لئے ہادی کسی دوسری امت ہی سے بھیجا جانا تھا، تو ہماری امت ''خیر'' کیونکر ہوئی؟

یہ ایک دھوکہ ہے، یا ایک شبہ، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے تو نبی، لیکن امت محمدیہ میں ایک امتی بن کر نازل ہوں گے، آپ بنی اسرائیل کے لئے نبی تھے، لیکن اس امت کے ایک فرد کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ یہ چیز امت کے خیر ہونے کے منافی ہرگز نہیں، بلکہ امت کا اعزاز ہے کہ سابقہ امتوں کا ایک نبی بھی اس امت کا ایک فرد ہے۔ وللہ الحمد!

رفع کا معنی

نزولِ مسیح کے حق میں قرآنی آیات کے بیان میں ہم صراحت کر آئے ہیں کہ اللہ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا تھا، وہاں لفظ ''رفع'' مستعمل ہوا ہے۔ منکرین نزول اس پر ایک شبہ قائم کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ''رفع'' بلندی درجات کے معنی میں مستعمل ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾(مریم: 57)

''ہم نے انہیں بلند مقام عطا فرمایا۔''

یہاں ''رفع'' بلندی درجات کے معنی میں لایا گیا ہے، لیکن اس کا اگر یہ مطلب لیجئے کہ ہر جگہ ہی ''رفع'' سے مراد بلندی درجات ہوگا، تو یہ قرآنی اسلوب سے ناواقفی کی دلیل محض ہے۔ قرآن مجید میں ''رفع'' دو معانی میں استعمال ہوا ہے، حقیقی معنی میں اور مجازی معنی میں، تو بسا اوقات اس کا حقیقی معنی مراد ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ﴾(البقرۃ: 63)

''اور ہم نے تمہارے اوپر طور کو بلند کیا۔''

﴿اللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا﴾(الرعد: 2)

''وہ اللہ ہی ہے، جس نے بغیر کسی ستون کے آسمان کو بلند کر رکھا ہے، جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔''

﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ﴾(يوسف: 100)

''انہوں (یوسف علیہ السلام) نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا۔''

مذکورہ بالا تینوں آیات میں ''رفع'' حقیقی معنی میں مستعمل ہوا ہے اور ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ والی آیت میں مجازی معنوں میں۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام والا ''رفع'' بھی حقیقی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ اور سلف صالحین وضاحت کر گئے،

امام اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ابی کریمہ سدی رحمہ اللہ (127ھ) فرماتے ہیں:

لَمَّا رَفَعَ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِلَيْهِ، قَالَتِ النَّصَارٰى مَا قَالَتْ، وَزَعَمُوا أَنَّ عِيسَى أَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ .

''جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا، تو عیسائیوں نے اپنے زعم کے مطابق جو کہنا تھا، کہنا شروع کر دیا، وہ کہتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں یہی کرنے کو کہا تھا۔''

(تفسير الطّبري: 133/9، وسندهٗ حسنٌ، هجر)

جبکہ منکرین نزول کے بیان کردہ معنی کا تعین کسی صحیح حدیث یا اثر سے نہیں ہوتا، البتہ ایک اثر سے اس معنی کو کشید کرنے کی کوشش ضرور کرتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ .

''جب عیسیٰ علیہ السلام نے تواضع اختیار کی، تو اللہ نے انہیں ساتویں آسمان پر اٹھا لیا۔''

(مساوي الأخلاق للخرائطي: 557، شعب الأيمان للبيهقي: 814)

اولاً تو اس کی سند ''ضعیف'' ہے، زمعہ بن صالح جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ضعیف

ہے، حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ الْبَزَّارُ (كَشْفُ الْأَسْتَارِ : 3581) وَفِيهِ زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ وَالْأَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيفِهٖ .

''یہ مسند بزار کی روایت ہے، اس کا راوی زمعہ بن صالح جمہور ائمہ ومحدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔''

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد : 53/8)

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''اس میں زمعہ بن صالح ہے اور اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(تخريج أحاديث الإحياء : 1255)

دوسری بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا ضعیف روایت میں بھی کوئی ایسی تصریح موجود نہیں کہ اس کی بنیاد پر ''رفع'' کو بلندی درجات کے معنی کے ساتھ خاص کیا جا سکے۔

آیت استخلاف سے عدم نزول کا استدلال

بعض منکرین نے آیت استخلاف کو بھی اپنی خواہشات کا تختہ مشق بنانے کی کوشش کی ہے، اللہ کریم نے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾(النور: 55)

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ سرانجام دیئے، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کو زمین میں خلافت دے گا، جیسا کہ آپ سے پہلے لوگوں کو زمین میں خلافت دی تھی۔''

منکرین نزول کہتے ہیں کہ آیت استخلاف میں جو وعدہ الٰہی مِنْكُمْ یعنی ''تمہاری امت میں سے'' ہے، اس کے مطابق سارے کے سارے خلفا مسلمانوں میں سے ہونے چاہئیں اور اسی آیت کے مطابق ابن مریم بھی رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوگا اور امت کا امام ہوگا، اسی امت سے ہوگا، کسی اور قوم میں سے نہ آئے گا۔

ان حضرات کی یہ تفسیر بالکل باطل ہے، خوارج نے ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾ کی تفسیر اپنی مرضی سے کی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ .

''کلمہ حق، مگر اس سے مراد باطل لیا جا رہا ہے۔''

(صحيح مسلم : 1066)

اس آیت میں عام خلفا کی بات ہو رہی ہے، نہ کہ نبیوں میں سے ایک نبی کی، قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اسلام کو غلبہ عطا فرمائیں گے اور ان کے ذریعے تمام ادیان باطلہ کی سرکوبی کی جائے گی۔

یہ بھی یاد رہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک نبی ہونے کے باوجود، امت محمدیہ کے ایک فرد فرید ہیں، فلہٰذا انہیں مِنْکُمْ کے عموم سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔

پھر حیرت کی بات یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو مِنْکُمْ کے عموم سے خارج کرنے کے لئے ایک ایسی روایت پیش کی جاتی ہے، جو اولاً تو مِنْکُمْ کے عموم میں ان کے شامل ہونے کی دلیل بنتی ہے، نہ کہ نکلنے کی اور دوسرے یہ کہ وہ روایت ضعیف بھی ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، أَلَا خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي .

''خبردار! عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں، خبردار! وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : 4898، المعجم الصغير : 725)

یہ روایت سخت ترین ضعیف ہے، کیونکہ اس میں؛

①، ② عیسیٰ بن محمد صیدلانی بغدادی اور محمد بن عثمان بن یسار قرشی دونوں مجہول ہیں۔

③ محمد بن عقبہ سدوسی ''ضعیف'' ہے۔

④ امام قتادہ رحمہ اللہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں ملی۔

اور اگر اس کا معنی و مفہوم ملاحظہ کیجئے، تو اس سے نزول کا ثبوت مل رہا ہے، اس میں ایک حقیقت کا بیان ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے بعد کوئی نبی نہیں آیا، صرف محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی آئے اور اب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بن کر نازل ہوں گے، یعنی اس سے وہی عقیدہ ثابت ہو رہا ہے، جو صحابہ و تابعین اور ائمہ محدثین بیان کر چکے ہیں۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام دو مختلف شخصیات

بعض روایات سے یہ وہم ہوتا ہے کہ شاید سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رحمہ اللہ ایک ہی شخصیت کا نام ہے اور اسی وہم کو بنیاد بنا کر بعض لوگ نبوت کے ایک جھوٹے دعویدار کو سچا قرار دینے کی کوشش میں غلطاں رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر ایسا ثابت ہو جاتا، تب بھی کسی جھوٹے کا دعوی ثابت نہیں ہو سکتا تھا، چہ جائیکہ ایسی صورت میں اس کا دعوی ثابت کرنے کی کوشش کی جائے کہ خود یہ تصور ہی پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکتا ہو، اس موضوع کی تمام روایات ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں، ملاحظہ کیجئے:

① سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلٰى مِلَّتِهٖ مَاتَ، إِمَامًا مَّهْدِيًّا، وَّحَكَمًا عَدْلًا، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ .

''سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لیے نازل ہوں گے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر نازل ہوں گے، امام، مہدی اور عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے، نیز دجال کو قتل کریں گے۔''

(المعجم الأوسط للطّبراني : 4580)

اس کی سند ''ضعیف'' ہے، یونس بن عبید عبدی اور حسن بصری دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقٰى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَّهْدِيًّا وَّحَكَمًا عَدْلًا .

''آپ میں سے جو زندہ رہے گا، وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا کہ آپ امام مہدی اور حاکم عادل بن کر نازل ہوئے ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 411/2)

اس کی سند بھی ضعیف ہے، ہشام بن حسان مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ .

''مہدی سوائے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے کوئی نہیں۔''

(سنن ابن ماجه : 4039، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 8363)

سند ضعیف ہے؛

① محمد بن خالد جندی مجہول ہے۔

(تقريب التهذيب لابن حجر : 5849)

الطیوریات لابی الطاہر السّلفی (291)، تہذیب الکمال للمزی (149/25) میں ہے کہ امام یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' کہا ہے، یہ قول ثابت نہیں، اس کے راوی احمد بن محمد بن مومل ابوبکر صوری کی توثیق نہیں مل سکی۔

② حسن بصری رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

اسی طرح ائمہ حدیث وسنت نے اس روایت کو قبول نہیں کیا، علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ اسے ذکر کرنے کے بعد امام نسائی رحمہ اللہ کا قول لائے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ . ''یہ حدیث منکر ہے۔''

(العِلَل المتناهية : 862/2)

حافظ بیہقی (بیان الخطأ : 299) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال : 535/3) نے اسے ''منکر'' قرار دیا ہے، علامہ صنعانی رحمہ اللہ نے ''موضوع'' (من گھڑت) کہا ہے۔

(الفوائد المجموعة للشّوكاني، ص 510)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(منهاج السّنّة النّبوية : 167/2، 168)

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

ضَعِيفٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِينَ .

''یہ حدیث باتفاق محدثین ضعیف ہے۔''

(مرقاة المفاتيح : 3448/8)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (671ھ) لکھتے ہیں:

قِيلَ : الْمَهْدِيُّ هُوَ عِيسٰى فَقَطْ وَهُوَ غَيْرُ صَحِيحٍ لِأَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَلٰى أَنَّ الْمَهْدِيَّ مِنْ عِتْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا يَجُوزُ حَمْلُهٗ عَلٰى عِيسٰى، وَالْحَدِيثُ الَّذِي وَرَدَ فِي أَنَّهٗ (لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسٰى) غَيْرُ صَحِيحٍ .

''یہ جو کہا جاتا ہے کہ مہدی صرف سیدنا عیسی علیہ السلام ہیں، تو یہ بات درست نہیں، کیونکہ صحیح احادیث تواتر کے ساتھ دلالت کرتی ہیں کہ مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی عترت سے ہوں گے، ان کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر محمول کرنا جائز نہیں اور جس حدیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ تو وہ ثابت نہیں ہے۔''

(تفسير القرطبي : 122/8)